WED.11.Dec.2024
VOLUME:19 NO: 315
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

Established May 1994 : قائم شدہ:مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروزبدھ 11 دسمبر 2024
جلد:19 شمارہ: 315
7/ جمادی الثانی 1446ھ
قیمت:00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com–Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

ممبئی میں بس کا خوفناک حادثہ: شرابی ڈرائیور نے 25 گاڑیوں، پیدل چلنے والوں راہگیروں کو کچلا

7/افراد ہلاک، 50 زخمی، ڈرائیور گرفتار

ممبئی،10 دسمبر (ایجنسیز) ممبئی میں کل رات کرلا ویسٹ ریلوے اسٹیشن روڈ پر امبیڈکر نگر میں بیسٹ بس کا خوفناک حادثہ ہوا ہے۔ بیسٹ کی تیز رفتار بس نے سڑک پر چلنے والے کئی شہریوں کو کچل دیا ہے۔ اس کے علاوہ کئی گاڑیوں کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ بی ایم سی ڈیزاسٹر کنٹرول نے منگل کو یہاں بتایا کہ پیر کی رات کے خوفناک حادثے میں مرنے والوں کی تعداد 7 ہوگئی ہے اور دیگر 50 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ بس ڈرائیور سنجے مورے (54) کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ یہ سانحہ کرلا ویسٹ مارکیٹ میں رات 30.9 بجے کے قریب اس وقت پیش آیا جب بیسٹ ایئر کنڈیشنڈ الیکٹرک بس روٹ نمبر A-332،60 مسافروں کو لے کر کرلا سے اندھیری کی طرف جارہی تھی۔ ایل بی ایس روٹ پر ڈرائیور سنجے مورے نے بریک کے بجائے ایکسلریٹر دبایا۔ جس کی وجہ سے بس بے قابو ہوکر بازار میں داخل ہوگئی، اور بشمول ایک پولیس جیپ کے 25 گاڑیوں، پیدل چلنے والوں راہگیروں کو کچلتے اور روندتی ہوئی ایک پھاٹک سے ٹکرانے کے بعد 500 میٹر کے فاصلے پر رک گئی۔ اس مصروف ترین لال بہادر شاستری روڈ کے قریب خوفناک تباہی کے نتیجے میں کم از کم 7 افراد ہلاک اور تقریباً 50 زخمی ہوئے، جن میں سے کئی کی حالت نازک ہے۔ اطلاعات کے مطابق بس ڈرائیور، مبینہ طور پر نشے کی حالت میں تھا اور اس نے گاڑی پر کنٹرول کھو دیا، جو گاڑیوں اور پیدل چلنے والوں میں گھس گیا، جبکہ عینی شاہدین نے دعویٰ کیا کہ اس واردات کو انجام دیتے وقت بس ڈرائیور کو ہنستے ہوئے اور لطف اندوز ہوتے دیکھا گیا تھا۔ آج صبح سامنے آنے والے سانحے کی سی سی ٹی وی فوٹیج میں لوگوں کو تنگ اور گنجان سڑک پر خود کو بچانے کے لیے چیختے ہوئے، بھاگتے ہوئے دکھایا گیا۔ پولیس اور بی ایم سی کے عہدیداروں نے بتایا کہ کرلا بس ڈپو کی گیلی لیز پر لی گئی بس ساکی ناکا کی طرف جارہی تھی اور کرلا (مغربی) میں ایس جی باروے مارگ پر انجمن اسلام اسکول کے قریب یہ جان لیوا حادثہ پیش آیا۔ مقامی لوگوں اور دیگر حکام نے زخمیوں کو بھابھا اسپتال اور آس پاس کے نجی کلینک میں پہنچایا۔ کرلا میں بیسٹ بس حادثے میں مرنے والوں کی تعداد اب تک 7 تک پہنچ گئی ہے۔ 50 زخمیوں کا مختلف اسپتالوں میں علاج چل رہا ہے، مرنے والوں کے نام وجے وشنو گائیکواڑ (70)، آفرین عبدالسلیم شاہ (19)، انعم شیخ (20)، کنیز فاطمہ غلام قادری (55)، شیوم کشیپ (18) ہیں۔ تباہ ہونے والی گاڑیوں میں آٹو رکشا، اسکوٹر اور موٹر سائیکلیں، کچھ کاریں، ایک پولیس جیپ وغیرہ شامل ہیں۔ ایک عینی شاہد شاہینہ صدیقی ، جنھوں نے زخمیوں کو اسپتال پہنچانے میں مدد کی ہے، نے بتایا کہ یہ بس ایک اسپیڈ بریکر کی وجہ سے رک گئی تھی اور بس ڈرائیور نے بس پیچھے لیکر دوبارہ تیز رفتار کے ساتھ بس اس اسپیڈ بریکر کے اوپر سے لیجا کر یہ دردناک حادثہ انجام دیا۔ اس واقعہ سے علاقہ میں کہرام مچ گیا ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ممبئی میونسپل کارپوریشن کی ڈیزاسٹر مینجمنٹ ٹیم اور پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ اس واقعہ کی وجہ سے مقامی شہریوں میں کافی غصہ دیکھا گیا ہے۔ شہری شدید غم و غصے کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس واقعہ میں زخمیوں کو سیون اور کرلا بھابھا اسپتالوں میں داخل کرایا گیا ہے۔ کرلا پولس اسٹیشن کی ٹیم سی سی ٹی وی کے ذریعے حادثے کی تحقیقات کر رہی ہے۔ اس واقعہ سے ناراض لوگوں نے ڈرائیور سنجے مورے کی پٹائی بھی کی۔ پولیس کے مطابق سنجے مورے کو یکم دسمبر سے بیسٹ انڈرٹیکنگ میں بطور ڈرائیور کنٹریکٹ پر رکھا گیا تھا۔ اسے بس چلانے کا کوئی تجربہ نہیں ہے۔ پیر کو انہیں پہلی بار بیسٹ بس چلانے کو کہا گیا۔ بس میں کوئی تکنیکی خرابی نہیں تھی۔ مقامی ایم ایل اے منگیش کڈلکر اور ایم ایل اے دلیپ لانڈے زخمیوں سے ملنے کے بعد منگل کو اسپتال پہنچے۔ آج صبح حادثے کا شکار ہونے والی بس کو کرین کی مدد سے کرلا بس ڈپو لے جانے کا اعلان کیا گیا ہے۔

اتر پردیش: سخت سیکورٹی کے درمیان 180 سال قدیم

نوری جامع مسجد پر چلا بلڈوزر، احتیاطاً 2500 افراد نظر بند

فتح پور: آج اتر پردیش واقع فتح پور ضلع میں موجود 180 سال قدیم نوری جامع مسجد کے ایک بڑے حصہ پر انتظامیہ نے بلڈوزر چلا دیا۔ ضلع انتظامیہ نے اس تعلق سے پہلے ہی نوٹس جاری کیا تھا اور 10 دسمبر کو سخت سیکورٹی کے درمیان انہدامی کارروائی انجام دی گئی۔ اس درمیان تقریباً 2500 افراد کو احتیاطاً گھروں میں نظر بند کیے جانے کی اطلاع بھی مختلف میڈیا رپورٹس میں دی گئی ہے۔ میڈیا ذرائع کے مطابق نوری مسجد کے مبینہ قبضہ والے حصہ کو توڑنے کی کارروائی صبح تقریباً ساڑھے آٹھ بجے شروع ہوئی۔ اس سے قبل تقریباً 500 میٹر علاقہ کو سیل کر دیا گیا اور کسی کو وہاں آنے جانے کی اجازت نہیں تھی۔ پورے علاقے کی ڈرون کیمرے سے نگرانی بھی کی جارہی تھی۔ ایک میڈیا رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ 5 بلڈوزر غیر قانونی طور پر تعمیر حصے کو توڑنے میں استعمال ہوئے۔ جب یہ کارروائی ہورہی تھی تو ڈی ایس پی سمیت کئی تھانوں کی فوج موجود تھی۔ علاوہ ازیں آر اے ایف کی ٹیم بھی موقع پر دیکھی گئی۔ اس کارروائی سے متعلق ایک اعلیٰ افسر نے کہا کہ باندا ساگر روڈ پر للولی شہر میں موجود مسجد پر بلڈوزر چلایا گیا کیونکہ 2 نوٹس جاری کیے جانے کے باوجود کمیٹی کے ذریعہ قبضہ کو نہیں ہٹایا گیا۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ جس حصہ کو توڑا گیا ہے، اس کی تعمیر گزشتہ 3 سالوں میں باندا - بہرائچ روڈ پر مسجد کی توسیع کرنے کے مقصد سے کی گئی تھی۔ اس سے سڑک کے چوڑا کاری منصوبہ میں رکاوٹ پیدا ہوگئی تھی۔ واضح رہے کہ مسجد کو منہدم کرنے کے لیے پی ڈبلیو ڈی محکمہ نے ایک ماہ قبل نوٹس دیا تھا۔ یوپی حکومت کا کہنا ہے کہ فتح پور ضلع کے بہرائچ - باندا روڈ (ایس ایچ-13) کو چوڑا کرنے کے لیے پی ڈبلیو ڈی سڑک کنارے موجود غیر قانونی تعمیرات کو ہٹا رہا ہے۔ آج للولی میں نوری مسجد انتظامیہ کمیٹی کے ذریعہ کی گئی ناجائز تعمیرات کو خیر سگالی والے ماحول میں ہٹایا گیا۔ یہ بھی جانکاری دی گئی کہ ناجائز تعمیرات سے متعلق پی ڈبلیو ڈی نے 17 اگست کو کمیٹی کے نام نوٹس جاری کیا تھا۔ 24 ستمبر کو پی ڈبلیو ڈی نے ناجائز تعمیرات کو ختم کرنے کی مہم چلائی تھی، اُس وقت مسجد انتظامیہ کمیٹی نے کہا تھا کہ وہ ناجائز تعمیرات کو خود ہی توڑ دیں گے، لیکن ایسا نہیں کر سکے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ مسجد انتظامیہ کمیٹی نے اس پورے معاملے میں عدالت کا رخ کیا تھا اور معاملہ زیر سماعت بھی تھا، لیکن اسی درمیان انہدامی کارروائی کو انجام دے دیا گیا۔ مسجد انتظامیہ کمیٹی نے ہائی کورٹ میں عرضی داخل کی تھی۔ اس عرضی میں کہا گیا تھا کہ ''مسجد کی تعمیر 1839 میں ہوئی تھی، ہم نے کسی طرح کا قبضہ نہیں کیا ہوا ہے۔'' اس معاملے میں 6 دسمبر کو سماعت ہونی تھی، لیکن کسی وجہ سے سماعت ملتوی ہوگئی۔ اب اس معاملے پر 13 دسمبر کو سماعت ہونی ہے، لیکن مسجد کا ایک حصہ تو اب توڑا جا چکا ہے۔

مہاراشٹر: ستارا کے ایک گاؤں نے مستقبل میں انتخابات کے لیے

بیلٹ پیپر استعمال کرنے کا قرارداد پاس کیا

ممبئی: مہاراشٹر میں اسمبلی انتخاب کے نتائج برآمد ہو چکے ہیں، لیکن کئی لوگ اب بھی اسے قبول نہیں کر پا رہے ہیں۔ سماج کا ایک بڑا طبقہ ای وی ایم پر انگلی اٹھا رہا ہے اور بیلٹ پیپر سے انتخاب کرانے کا مطالبہ زور پکڑنے لگا ہے۔ اس درمیان مہاراشٹر کے ستارا ضلع سے تعلق رکھنے والے ایک گاؤں نے مستقبل میں سبھی اسمبلی انتخابات بیلٹ پیپر سے کرانے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ستارا ضلع کے گاؤں کولیواڑی نے مستقبل میں بیلٹ پیپر سے انتخاب کرانے کا قرارداد پاس کیا ہے۔ یہ مہاراشٹر کا دوسرا ایسا گاؤں ہے جس نے ای وی ایم کے خلاف اس طرح کا قرارداد پاس کیا ہے۔ کولیواڑی گاؤں کراڈ (جنوب) اسمبلی حلقہ کے تحت آتا ہے، جس کی نمائندگی پہلے سینئر کانگریس لیڈر اور سابق وزیر اعلیٰ پرتھوی راج چوہان کرتے تھے۔ یہاں پر حالیہ اسمبلی انتخاب مین پرتھوی راج چوہان بی جے پی امیدوار اتل بھوسلے سے 39 ہزار 355 ووٹوں سے ہار گئے تھے۔ کولیواڑی کے باشندوں کی طرف سے ای وی ایم کے ذریعہ ڈالے گئے ووٹوں پر اندیشہ ظاہر کیے جانے کے بعد یہ قرارداد پاس کیا گیا۔ یہ قرارداد سولاپور کے مالشرس انتخابی حلقہ کے مرکڈواڈی کی دیہی عوام کے ایک طبقہ کی طرف سے ای وی ایم پر عدم اعتماد ظاہر کرتے ہوئے بیلٹ پیپر کا استعمال کر کے نقلی 'از سر نو ووٹنگ' کرانے کی کوشش کے کچھ دنوں بعد پاس کیا گیا۔ حالانکہ انتظامیہ اور پولیس نے ان کی کوششوں کو ناکام کر دیا تھا۔ گاؤں کے ایک باشندہ نے 10 دسمبر کو میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ''کولیواڑی گرام سبھا نے ایک قرارداد پاس کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ مستقبل میں انتخاب ای وی ایم کے بغیر بیلٹ پیپر سے کرائے جانے چاہئیں۔'' انھوں نے مزید کہا کہ الیکشن کمیشن کو اجتماعی مطالبہ کا خیال رکھتے ہوئے بیلٹ پیپر نظام پر واپس لوٹنا چاہیے۔ مقامی باشندہ کا کہنا ہے کہ ''ہم نے عزم کیا ہے کہ کولیواڑی کے لوگ تبھی ووٹنگ کریں گے جب بیلٹ پیپر کا استعمال کیا جائے گا۔ اگر مستقبل میں انتخابات میں ای وی ایم کا استعمال کیا جاتا ہے تو ہم ووٹ نہیں ڈالیں گے۔'' اس معاملے سے ستارا ضلع کلکٹر جتیندر ہوڈی نے ناواقفیت کا اظہار کیا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ان کے دفتر کو گرام پنچایت کی طرف سے ایسے کسی قرارداد کی کاپی نہیں ملی ہے۔ ضلع کلکٹر نے کہا کہ ''چونکہ ہمیں کاپی نہیں ملی ہے، اس لیے میرے لیے تبصرہ کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ ایک بار ہمیں کاپی مل جائے، پھر ہم ضروری قدم اٹھائیں گے۔''

عاپ کو لگا جھٹکا، سیلم پور اسمبلی حلقہ سے رکن اسمبلی

عبدالرحمن نے دیا استعفیٰ، کانگریس میں ہوئے شامل

نئی دہلی: جوں جوں دہلی اسمبلی انتخاب 2025 قریب آتا جارہا ہے، استعفوں کا دور بھی شروع ہوگیا ہے۔ ایک پارٹی سے استعفیٰ دینے اور دوسری پارٹی میں شامل ہونے کا سلسلہ جاری ہے۔ منگل کی شام سیلم پور اسمبلی حلقہ سے عاپ رکن اسمبلی عبدالرحمن نے پارٹی کی پالیسی سے ناراض ہوکر پارٹی استعفیٰ کا اعلان کر دیا، اور پھر کچھ گھنٹوں بعد کانگریس میں شمولیت بھی اختیار کر لی۔ عبدالرحمن نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اپنے استعفیٰ کے تعلق سے لکھا کہ ''آج میں عام آدمی پارٹی کی رکنیت سے استعفیٰ دے رہا ہوں۔ پارٹی نے اقتدار حاصل کرنے کی سیاست میں الجھا کر مسلمانوں کے حقوق کو نظر انداز کیا۔ اروند کیجریوال نے ہمیشہ عوام کے مسائل سے بھاگ کر اپنے مفاد کی سیاست کی۔ میں انصاف اور حق کی لڑائی لڑتا رہوں گا۔'' اپنے استعفیٰ میں رکن اسمبلی عبدالرحمن نے عاپ کنوینر اروند کیجریوال کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مسلمانوں کے مدعوں پر آپ کی خاموشی اور بے رخی نے مجھے اور میری قوم کو بار بار ٹھگا ہوا محسوس کرایا۔ پارٹی کا اعلیٰ کمان اب عوام کے بجائے اپنی سیاست اور ذاتی مفاد کو ترجیح دے رہا ہے۔ میں سیلم پور کی عوام کیلئے کام کرتا رہوں گا۔ تاہم ان کے حقوق کیلئے جدوجہد جاری رکھوں گا۔ میں جلد ہی اپنی سیاسی روش اور اہم اقدامات کا اعلان بھی کروں گا۔ میرا مقصد ہمیشہ عوام کی خدمت اور ان کے حقوق کی حفاظت کرنا ہے۔ عام آدمی پارٹی نے نہ صرف میرے جیسے لیڈر کو ٹھگا بلکہ ان لوگوں کو بھی مایوس کیا جنہوں نے عاپ پر بھروسہ کیا تھا۔ میرا یہ استعفیٰ ان لوگوں کی آواز بن کر رہے گا، جنہیں پارٹی نے نظر انداز کیا اور ان کا حق چھیننے کی کوشش کی ہے۔ امید ہے کہ آپ اور پارٹی اپنے رویہ پر غور کریں گے۔ واضح رہے کہ سیلم پور اسمبلی حلقہ سے 5 بار رکن اسمبلی رہے چودھری متین احمد کے فرزند چودھری زبیر احمد اور چوہان بانگر وارڈ سے کونسلر شگفتہ چودھری زبیر نے 29 اکتوبر 2024 کو کانگریس پارٹی چھوڑ کر عام آدمی پارٹی میں شمولیت اختیار کر لی تھی، حالانکہ چودھری متین احمد کانگریس میں ہی شامل تھے۔ پھر 10 نومبر 2024 کو سابق وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال نے خود متین احمد کو ان کی رہائش گاہ پر پہنچ کر عام آدمی پارٹی میں شامل کیا۔ تاہم چودھری خاندان کا عام آدمی پارٹی میں شامل ہونا ٹکٹ حاصل کرنا تھا، جس میں وہ کامیاب بھی ہوئے۔ 21 نومبر 2024 کو عام آدمی پارٹی نے موجودہ رکن اسمبلی عبدالرحمن کا ٹکٹ کاٹ کر چودھری زبیر احمد کو اپنا امیدوار بنایا۔

کویتی بینک سے لیے گئے 700 کروڑ روپے کا قرض

کیرلائی باشندے نے ادا نہیں کیا، ایف آئی آر درج

کویت کے ایک بینک 'کے ایس سی پی' (کویت شیئر ہولڈنگ کمپنی) نے کیرالہ کے مختلف تھانوں میں کئی لوگوں کے خلاف قرض لے کر ادا نہ کرنے کے متعلق ایف آئی آر درج کرائی ہے۔ درج ایف آئی آر میں یہ الزام عائد کیا گیا ہے کہ ریاست کیرالہ سے تقریباً 1400 لوگوں نے کویت میں کام کرتے وقت بینک سے قرض لیا تھا۔ انھوں نے ابھی تک قرض کی ادائیگی نہیں کی ہے۔ قرض لینے والوں میں زیادہ تر نرسیں ہیں۔ ان لوگوں نے مجموعی طور پر تقریباً 700 کروڑ روپے کا قرض لیا ہے جس کی ادائیگی اب تک نہیں کی گئی ہے۔ بینک کے مطابق قرض لے کر ادا نہ کرنے والے زیادہ تر لوگ یا تو اپنے گھر لوٹ آئے ہیں یا کسی دوسرے ملک میں چلے گئے ہیں۔ پولیس کے حوالے سے ملی جانکاری کے مطابق ریاست میں 10 ایف آئی آر درج کرائی گئی ہیں۔ ان میں سے 8 مقدمے ارناکولم ضلع کے دیہی علاقوں اور ایک کٹّیم میں درج کیے گئے ہیں۔ یہ سب مقدمے بینک کے ڈپٹی منیجر محمد عبدالوسیع کامران کی شکایت کے بعد درج ہوئے ہیں۔ پولیس کے مطابق زیادہ تر معاملے پچھلے ماہ درج کرائے گئے ہیں۔ جن لوگوں کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے ان کے اوپر تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی دفعات 406،420،120-بی،34 وغیرہ لگائی گئی ہے۔ ساتھ ہی پولیس نے یہ بھی بتایا کہ قرض لینے والوں میں سے کچھ نے کہا ہے کہ وہ قرض کی ادائیگی کر دیں گے۔ کویت بینک کو قانونی مدد دینے والے وکیل تھامس جے انکولونکل نے اسے ایک بڑا فراڈ بتاتے ہوئے کہا کہ ''ان لوگوں نے بینک سے 75 لاکھ سے لے کر 1 کروڑ روپے تک کا قرض لیا ہے۔ کویت کے سرکاری اسپتالوں میں کام کرنے والی زیادہ تر نرسوں نے کورونا کے دوران قرض لیا تھا اور یہ قرض انہوں نے اپنی سیلری سلپ کی بنیاد پر حاصل کیا تھا۔ 1400 سے زیادہ لوگوں نے تقریباً 700 کروڑ روپے کا قرض اب تک ادا نہیں کیا ہے۔'' وکیل نے اپنے بیان میں آگے کہا کہ ''ان لوگوں نے منصوبہ بند طریقے سے یہ فراڈ کیا ہے۔ یہ لوگ پہلے چھوٹے چھوٹے قرض لیتے تھے اور اس کی ادائیگی آسانی سے کر دیا کرتے تھے، جس کی بنیاد پر ان لوگوں نے بینک کا اعتماد حاصل کر لیا۔ بعد میں انھوں نے بڑے بڑے قرض لینا شروع کر دیے اور ان کی 3-2 قسطیں وقت پر ادا کرتے پھر چھٹی کا بہانہ کر کے اپنے ملک واپس لوٹ آتے۔ واپس لوٹنے کے بعد وہ دوبارہ نہ تو کویت گئے اور نہ ہی بینک کا قرض واپس کیا۔'' وکیل نے مزید جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ ''کویت کے بینک نے اس معاملے کو ہندوستان کی وزارت داخلہ کے سامنے پیش کیا ہے جو اس معاملہ کو سنجیدگی سے لے رہی ہے۔'' وکیل تھامس کے مطابق بینک کے پاس ان لوگوں کے پاسپورٹ کی معلومات اور گھر کے پتے تھے جس کی وجہ سے ان کو تلاش کرنا اور ان کے خلاف شکایت درج کرنا کافی آسان ہوگیا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ قرض کی ادائیگی نہ کرنے والے یہ دلیل پیش کر رہے ہیں کہ کورونا کے دوران ان کی نوکری چلی گئی اس وجہ سے ان لوگوں نے قرض نہیں ادا کیا۔ وکیل نے ان لوگوں کے دلائل کو جھوٹا اور بے بنیاد بتایا ہے۔

'ہمیں ساتھ مل کر اس نفرت انگیز ذہنیت کو محبت سے ہرانا ہوگا'

راہل - پرینکا نے سنبھل تشدد متاثرین سے کی ملاقات

سنبھل: اتر پردیش کے سنبھل میں گزشتہ دنوں شاہی جامع مسجد کا سروے کیے جانے کے دوران جو تشدد پیش آیا تھا، اس میں کئی لوگوں کی جان چلی گئی تھی۔ مہلوکین میں سبھی کا تعلق مسلم طبقہ سے تھا۔ تشدد متاثرین سے ملاقات کے لیے راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی نے گزشتہ دنوں سنبھل جانے کا ارادہ بھی کیا تھا، لیکن انھیں پولیس نے راستے میں ہی روک لیا۔ آج راہل - پرینکا نے دہلی میں سنبھل تشدد متاثرین سے ملاقات کی اور ان کے ساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کیا۔ کانگریس نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر اس ملاقات کی کچھ تصویریں شیئر کی ہیں اور کہا ہے کہ سنبھل میں جو کچھ پیش آیا وہ نفرت انگیز سیاست کا نتیجہ ہے۔ کانگریس نے پوسٹ میں تشدد متاثرین سے راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی کی ملاقات کا تذکرہ بھی کیا۔ پوسٹ میں لکھا گیا ہے کہ ''آج (لوک سبھا میں) حزب اختلاف کے لیڈر راہل گاندھی اور کانگریس جنرل سکریٹری و رکن پارلیمنٹ پرینکا گاندھی جی نے سنبھل کے متاثرین سے ملاقات کی۔'' اس پوسٹ میں کانگریس نے یہ بھی لکھا ہے کہ ''سنبھل میں پیش آیا واقعہ بی جے پی کی نفرت انگیز سیاست کا نتیجہ ہے، اور یہ پرامن سماج کے لیے خطرناک ہے۔ ہمیں ساتھ مل کر اس تشدد و نفرت انگیز ذہنیت کو محبت و بھائی چارہ ہرانا ہوگا۔'' پوسٹ کے آخر میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ ''ہم سبھی متاثرین کے ساتھ کھڑے ہیں اور ان کو انصاف دلانے کی لڑائی لڑیں گے۔'' راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی کی سنبھل تشدد متاثرین سے یہ ملاقات آج شام دہلی میں 10 جن پتھ واقع رہائش پر ہوئی۔ دونوں ہی کانگریس لیڈران نے سبھی متاثرین کی باتیں بغور سنیں اور کہا کہ وہ کسی بھی پریشانی میں ہمیشہ ان کے ساتھ کھڑے ہیں۔ اس ملاقات کی جانکاری سہارنپور سے کانگریس رکن پارلیمنٹ عمران مسعود نے بھی دی۔ انھوں نے بتایا کہ راہل گاندھی نے شام تقریباً ساڑھے چار بجے سنبھل تشدد میں متاثر ہونے والے سبھی کنبوں کے تقریباً 11 اراکین سے ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران راہل گاندھی نے سبھی کی باتیں بغور سنیں اور کہا کہ اگر انھیں کوئی پریشانی آتی ہے تو ہمیشہ وہ ان کے ساتھ کھڑے رہیں گے اور انصاف کی لڑائی میں پورا ساتھ دیں گے۔ کانگریس لیڈر پردیپ نروال نے اس ملاقات کی جانکاری دیتے ہوئے میڈیا کو بتایا کہ ''راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی نے آج غمزدہ کنبوں سے ملاقات کی۔ پوری کانگریس پارٹی ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ سنبھل میں جو ہوا وہ بالکل غلط ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ اموات ہوئی ہیں، لیکن یہ اموات نہیں بلکہ حکومت کے ذریعہ کیا گیا قتل ہے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''متاثرہ کنبوں سے راہل گاندھی کی تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بات چیت ہوئی۔ سنبھل کے کنبوں کے 11 اراکین وہاں موجود تھے، انھوں نے اپنی تکلیف بیان کی۔'' پردیپ نروال کا کہنا ہے کہ کانگریس پارٹی ہر قدم پر متاثرہ کنبوں کے ساتھ کھڑی رہے گی۔ انھوں نے کہا کہ ''ہم نے سنبھل جانے کی کوشش کی تھی، لیکن ہمیں روک دیا گیا۔ آج متاثرہ کنبہ یہاں آیا، یہ درد کا رشتہ ہے۔ راہل گاندھی جی اور پرینکا گاندھی جی آنے والے دنوں میں بھی متاثرین کے ساتھ کھڑے رہیں گے اور ان کی ہر ممکن مدد کریں گے۔''

قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھنے کے لیے اخلاقی اصولوں کی پاسداری ہو

انجمن اسلام لاء کالج میں عالمی سمپوزیم میں ملکی اور امریکی مقررین کا اظہار خیال

ممبئی،10 دسمبر (ایجنسیز) انجمن اسلام کے بیرسٹر اے آر انتولے کالج آف لاء نے یونیورسٹی آف ممبئی کے تعاون سے 10 دسمبر 2024 کو اکبر پیر بھائی کانفرنس ہال، انجمن اسلام کیمپس، سی ایس ایم ٹی میں ایک بین الاقوامی سمپوزیم کا انعقاد کیا۔ اس سیشن کے مہمان خصوصی مسٹر کین پیکسٹن، ٹیکساس کے 51ویں اٹارنی جنرل اور مسٹر جان سکاٹ، ٹیکساس کے سابق اٹارنی جنرل تھے۔ اجلاس کی صدارت انجمن اسلام کے صدر ڈاکٹر ظہیر آئی قاضی نے کی۔ اس تقریب نے عصری قانونی طریقوں اور عالمی تناظر پر بات چیت اور انٹرایکٹو سیشن کو تقویت بخشنے کے لیے پلیٹ فارم کے طور پر کام کیا۔ صدر ڈاکٹر ظہیر قاضی نے صدارتی خطبہ میں ادارے کے اپنے طلباء کے لیے عالمی نمائش کو فروغ دینے کے عزم پر زور دیا، ان کے افق اور عالمی موجودگی کو وسیع کرنے میں اس طرح کے تعلقات کی اہمیت پر زور دیا۔ مسٹر کین پیکسٹن اور مسٹر جان اسکاٹ نے تمام حاضرین کو بنیادی باتوں سے روشناس کرایا کہ ریاست ٹیکساس میں اٹارنی جنرل کا دفتر کیسے کام کرتا ہے اور وفاقی نظام میں اس کا کردار کیا ہوتا ہے۔ قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھنے کے لیے اخلاقی اصولوں کی پاسداری ہو۔ انہوں نے تفصیلی وضاحت فراہم کی کہ ٹیکساس میں اٹارنی جنرل کا دفتر کس طرح کام کرتا ہے، ریاست کے چیف قانونی افسر کے طور پر اس کے کردار کو اجاگر کرتا ہے۔ مہمانوں نے ریاستی اداروں کو قانونی مشورے فراہم کرنے، قوانین کے نفاذ کو یقینی بنانے اور مفاد عامہ کے معاملات کو حل کرنے سمیت اہم کاموں کے بارے میں تفصیل سے بتایا۔ انجمن اسلام کے سینئر نائب صدر مشتاق انتولے نے اظہار تشکر کیا۔ خازن معیز میاجیوالی، جنرل سکریٹری ایڈوکیٹ۔ عقیل حفیظ، ، انجمن اسلام، مسز یاسمین سیف اللہ، چیئر پرسن، ایڈوکیٹ شوکت ہیتگیری، ڈاکٹر الکا پاٹل، اسسٹنٹ پروفیسر، ممبئی یونیورسٹی، پرنسپل ڈاکٹر فلک ناز شیخ، رجسٹرار رئیس انصاری، معزز مہمانان، عملے اور طلباء نے شرکت کی۔

'ہم نے صرف اپوزیشن اراکین کی توہین پر آواز اٹھائی ہے'

جگدیپ دھنکھڑ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پر جے رام رمیش کا ردعمل

نئی دہلی: راجیہ سبھا چیئرمین جگدیپ دھنکھڑ کے خلاف اپوزیشن اراکین 'تحریک عدم اعتماد' پیش کر دی ہے۔ اس معاملے میں کانگریس رکن پارلیمنٹ جے رام رمیش نے آج کہا کہ پچھلے 72 سالوں میں ایسا پہلی بار ہوا ہے جب اپوزیشن نے راجیہ سبھا چیئرمین کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی ہے۔ اس سے واضح طور پر اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ حالات کتنے خراب ہو چکے ہیں۔ جس طریقے سے راجیہ سبھا کے چیئرمین نے ایوان کو چلایا ہے، اس نے ہمیں یہ عدم اعتماد کی تحریک لانے پر مجبور کیا ہے۔ سبھی اپوزیشن اراکین پارلیمنٹ نے اس تجویز پر دستخط کیا ہے۔ جے رام رمیش نے راجیہ سبھا چیئرمین کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرنے کو کسی بھی طرح سے ذاتی معاملہ ماننے سے انکار کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''یہ کوئی ذاتی معاملہ نہیں ہے۔ ہم نے صرف اور صرف اپوزیشن اراکین کی توہین کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔ تجویز پر دستخط کرنے والوں میں تمام اپوزیشن کے اراکین شامل ہیں۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''دستخط کرنے والوں میں شامل اپوزیشن سیاسی پارٹیاں عام آدمی پارٹی، ڈی ایم کے، جھارکھنڈ مکتی مورچہ، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار)، شیوسینا (یو بی ٹی)، ترنمول کانگریس اور سماجوادی پارٹی ہیں۔ اب تک مجموعی طور پر 60 اپوزیشن کے اراکین نے عدم اعتماد کی تحریک کے حق میں تجویز پر دستخط کیے ہیں۔''

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

روزنامہ ورق تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
11 Dec. 2024

بشارالاسد کی اہلیہ جو دشمنوں میں ’موت کی دیوی‘ اور حامیوں میں ’دمشق کا پھول‘ کے نام سے مشہور ہوئیں

شام کے معزول صدر بشارالاسد کی اہلیہ اسما الاسد کے لیے ووگ میگزین نے 2011 میں لکھا تھا کہ وہ نہ صرف بہت وضع دار اور مقناطیسی شخصیت کی حامل ہیں بلکہ انتہائی گلیمرس اور دلکش خاتون اول بھی ہیں۔ ووگ میگزین نے اپنی رپورٹ میں اسما الاسد کے تعارف میں ان خصوصیات کا ذکر کیا تھا تاہم کچھ ہی عرصے بعد میگزین نے ان کے شوہر کی حکومت کی جانب سے آزادی کا مطالبہ کرنے والے مظاہرین کے خلاف وحشیانہ تشدد کے الزامات کے بعد اس مضمون کو ہٹا دیا تھا۔ 2016 میں روسی ٹیلی ویژن چینل روسیا 24 کے ساتھ ایک انٹرویو میں اسما اسد نے کہا تھا کہ انھوں نے خانہ جنگی سے دوچار قوم کو چھوڑنے اور جنگ زدہ شام سے محفوظ طور پر نکالے جانے کی پیشکش مسترد کی تھی۔ انھوں نے کہا تھا کہ ’میں شروع سے ہی یہاں ہوں اور میں نے کبھی یہاں سے کہیں اور جانے کے بارے میں نہیں سوچا‘ تاہم رواں ہفتے دمشق میں باغی افواج کی آمد سے صورتحال بدل گئی اور نتیجتاً شام میں بشارالاسد کی دو دہائیوں سے زیادہ عرصے تک قائم رہنے والی حکومت کا اختتام ہو گیا۔ اپنے شوہر اور تین بچوں کے ساتھ اسما الاسد شام سے روس کے لیے روانہ ہوئیں جہاں، روسی سرکاری میڈیا کے مطابق انھیں انسانی ہمدردی کی بنیاد پر پناہ دی گئی۔

شوہر کا دفاع

ایک جانب ان کے شوہر بشارالاسد کے حامی انھیں ’دمشق کے پھول‘ سے تشبیہ دیتے ہیں تو دوسری جانب ان کے ناقدین اور دشمنوں نے انھیں ’موت کی دیوی‘ کا لقب دیا۔ اسما الاسد نے اپنے شوہر اور ان کی حکومت کے ساتھ متعدد مواقعوں پر وفاداری کا برملا اظہار کیا۔ اپریل 2017 میں، اسما نے اپنے سوشل نیٹ ورکس پر شام کی صدارت سے متعلق ایک بیان شائع کیا، جس میں انھوں نے شام کے ایک فضائی اڈے پر امریکی میزائل حملے کی شدید تنقید کی۔ اس حملے کی اجازت اس وقت کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے باغیوں کے زیر قبضہ علاقے خان شیخون میں چار اپریل 2017 کو شامی فوج کی طرف سے کیے گئے مبینہ کیمیائی حملے کے جواب میں دی تھی۔ اگرچہ بشارالاسد کی حکومت نے شمالی ادلب میں اپنی کارروائیوں میں کیمیائی ہتھیاروں کے استعمال کی سختی سے تردید کی تھی اور اس کی ممکنہ وضاحت کے طور پر القاعدہ کی کیمیائی ہتھیاروں کی فیکٹری کے دھماکے کی طرف اشارہ کیا۔

اس دھماکے میں 80 سے زائد افراد ہلاک ہوئے تھے

چند برس قبل اگست 2013 میں دمشق کے قریب باغیوں کے زیر کنٹرول علاقے میں کیمیائی ہتھیاروں کے حملے میں سیکڑوں افراد مارے گئے تھے۔ مغربی طاقتوں اور حزب اختلاف نے اس کا الزام بشارالاسد کی حکومت پر دھرا تاہم شامی حکومت نے اس کی تردید کی۔ آخرکار بین الاقوامی دباؤ کے پیش نظر انھوں نے اپنے کیمیائی ہتھیاروں کو ختم کرنے پر اتفاق کیا۔ لیکن اس سے خانہ جنگی میں ہونے والے مظالم کی لمبی فہرست ختم نہیں ہوئی۔ مزید کیمیائی حملے ہوئے اور اقوام متحدہ نے لڑائی کے تمام فریقوں پر جنگی جرائم کا الزام لگایا۔ 2017 میں وائٹ ہاؤس کے حکم پر ہونے والے حملے پر ردعمل میں اسما الاسد نے اپنے انسٹاگرام اور فیس بک اکاؤنٹس پر پیغام میں کہا ’امریکہ نے جو کچھ کیا، وہ غیر ذمہ دارانہ عمل ہے جو ان کی تنگ نظری کے نظریہ، حقیقت سے فرار، سیاسی اور فوجی اندھے پن اور جھوٹے پروپیگنڈے کی مہم جوئی کی عکاسی ہے۔‘ اس سخت پیغام کے نتیجے میں برطانیہ میں لبرل ڈیموکریٹ پارٹی نے برطانوی وزیر داخلہ امبر رڈ سے درخواست کی کہ اسما الاسد کی برطانوی شہریت ختم کی جائے۔ یاد رہے کہ اسما کی پیدائش برطانیہ میں ہوئی تھی۔ ’دی گارڈین‘ اخبار میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں کنزرویٹو پارٹی کے رکن پارلیمنٹ ندیم زہاوی نے لکھا ’اسما الاسد اب برطانوی شہریت کے لائق نہیں رہیں۔ وہ اپنے شوہر کے دفاع کے لیے سوشل میڈیا کا استعمال کرنے کے بعد اس کی حقدار نہیں رہیں۔ انھوں نے کیمیائی ہتھیاروں کے استعمال سے انکار کیا اور مغرب کو نشانہ بنایا جبکہ ایک تباہ حال ملک کی زندگی کو ایسے پیش کیا جیسے سب کچھ معمول کے مطابق ہو۔‘

’میں نے ملک چھوڑنے کا کبھی نہیں سوچا‘

اکتوبر 2016 میں انھوں نے اپنے ایک انٹرویو میں دنیا کے سامنے واضح کیا کہ وہ شام نہیں چھوڑیں گی اور وہ اپنے شوہر کے شانہ بشانہ ان کے ساتھ رہیں گی۔ اسما الاسد نے 2016 میں روسی ٹیلی ویژن چینل روزیہ 24 کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا تھا کہ میں شروع سے ہی یہاں ہوں اور میں نے کبھی بھی کہیں اور جانے کے بارے میں سوچا ہی نہیں۔ اس انٹرویو میں انھوں نے دعویٰ کیا کہ خانہ جنگی کا شکار ملک چھوڑنے کی پیشکش وہ مسترد کر چکی ہیں۔ ’بالکل مجھے شام چھوڑ کر جانے کی پیشکش کی گئی تھی جس میں میرے بچوں کی حفاظت اور تحفظ کی ضمانت کے ساتھ مالی فوائد بھی شامل تھے۔‘ انھوں نے الزام عائد کیا کہ جن لوگوں نے یہ پیشکش کی تھی وہ ان کے شوہر کی صدارت کو کمزور کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ انھوں نے کہا تھا ’ان کا مقصد ڈھکا چھپا نہیں تھا بلکہ یہ کسی کو بھی باسانی سمجھ آ سکتا ہے کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔‘ ’یہ کبھی بھی میری فلاح و بہبود یا میرے بچوں کی بھلائی کے بارے میں نہیں تھا بلکہ ان کا مقصد اپنے صدر پر لوگوں کا اعتماد ختم کرنے کی دانستہ کوشش تھی۔‘ اور جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے دمشق میں رہنے کو ترجیح کیوں دی تو انھوں نے کہا کہ ’یہ ترجیح کی بات نہیں۔ میں ان کے ساتھ ہوں کیونکہ مجھے ان کا اعتماد اور یقین ہے۔‘

سابق برطانوی بینکر

آٹھ سال میں یہ پہلا موقع تھا جب اسما الاسد نے ٹیلی ویژن پر آکر انٹرویو دیا تھا۔ جنگ کے آغاز میں 2011 میں صدر بشارالاسد کی اہلیہ نے لگاتار میڈیا کی شہ سرخیوں میں جگہ بنائی جہاں انھوں نے اپنے شوہر کی ان حالات میں کھل کر حمایت کی جہاں بشارالاسد کی حکومت پر ہزاروں مظاہرین اور مخالفین کو تنازع کے دوران قتل کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ چھ سال بعد وہ بنیادی طور پر سوشل نیٹ ورکس پر چھائی رہیں اور ماں باپ سے محروم بچوں کے ساتھ ملاقاتوں اور کلینکس اور ہسپتالوں کے دوروں کی تصاویر سے لوگوں کی توجہ حاصل کیے رکھی۔ یہ مغربی لندن سے یکسر مختلف ماحول تھا۔ لندن میں وہ شامی نژاد خاندان میں پیدا ہوئیں جہاں ان کا نام اسما الاخرس رکھا گیا۔ ان کے والد فواز الاخرا، ماہر امراض قلب تھے اور ایک پرائیویٹ کلینک میں پریکٹس کرتے تھے۔ ان کی والدہ سحر ایک سفارت کار تھیں اور لندن میں شامی سفارت خانے میں فرسٹ سیکریٹری کے طور پر کام کر چکی تھیں۔ سنی مسلم فرقے سے تعلق رکھنے والی اسما نے ایک پرائیویٹ گرلز سکول کوئنز کالج میں تعلیم حاصل کی، بعد میں معروف کنگز کالج سے کمپیوٹنگ میں گریجویشن کی اور پھر لندن میں ایک بینکر کے طور پر اپنا کیریئر شروع کیا۔ وہاں ان کی ملاقات بشارالاسد سے ہوئی جنھوں نے طب میں گریجویشن کیا تھا اور وہ لندن میں امراض چشم میں مہارت حاصل کر رہے تھے۔

’شام کا نیا چہرہ‘

بشار کے والد حافظ اسد کی وفات جون 2000 میں ہوئی۔ ان کی موت کے فوری بعد 34 سالہ بشار کو فوری طور پر صدر مقرر کر دیا گیا۔ بشارالاسد نے حلف اٹھانے کے بعد ایک نیا سیاسی لہجہ اختیار کرتے ہوئے شفافیت، جمہوریت، ترقی، جدت، احتساب اور ادارہ جاتی سوچ کو اپنانے کی بات کی۔ اقتدار میں آنے کے چند ماہ بعد بشارالاسد نے اسما الاخرس سے شادی کر لی جس نے بہت سے لوگوں کو حیران کر دیا۔ بی بی سی کے مشرق وسطیٰ کے ایک سابق نامہ نگار کم غطاس بتاتے ہیں کہ اس وقت بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ ایک برطانوی خاتون اور ایک سنی فرقے کی مسلمان لڑکی سے شادی ترقی اور انضمام کی علامت ہو سکتی ہے اور یہ ایک سنی اکثریتی ملک میں اصلاحات کی حوصلہ افزائی کرے گا۔ لیکن برسوں کے دوران یہ بات واضح ہو گئی کہ بشار بالکل اپنے والد کی طرح تھے، ایک سخت گیر رہنما جو بظاہر اصلاح پسند نظر آتے تھے۔ کم غطاس کے مطابق ’ایک گمنام خاندانی ذریعہ نے مشورہ دیا کہ بشارالاسد نے اسما سے شادی یہ جانتے ہوئے کی کہ وہ شام میں ایک جدید چہرہ دکھانے میں انمول ثابت ہوں گی۔‘ تاہم کم غطاس کا کہنا ہے کہ خاتون اول کے طور پر اسما کا نقطہ نظر اسد خاندان کے اندر کشیدگی کا باعث بنا، خاص طور پر صدر کی بہن بشریٰ اور ان کی والدہ انیسہ کو عوامی رابطے زیادہ نہیں بھاتے تھے۔

’صحرا میں گلاب‘

فروری 2011 میں فیشن میگزین ’ووگ‘ نے شام کی خاتون اول کا 3,200 الفاظ پر مشتمل پروفائل شائع کیا جس کا عنوان تھا ’صحرا میں گلاب‘۔ اس مضمون میں انھوں نے اسما کو گلیمرس قرار دیا اور دعویٰ کیا کہ شام مشرق وسطیٰ کا سب سے محفوظ ملک ہے۔ لیکن صرف ایک ماہ بعد پولیس نے درعا شہر میں پرامن، جمہوریت نواز مظاہرین پر تشدد کیا جس سے ایک تنازع شروع ہوا جس میں تقریباً پانچ لاکھ افراد کی جانیں گئیں اور لاکھوں افراد بے گھر ہو گئے۔ اس سال بین الاقوامی سطح پر شام کی خاتون اول کو ایک مختلف روپ میں دیکھا گیا۔ ’ووگ‘ پروفائل سامنے آنے کے فوراً بعد نیو یارک ٹائمز نے رپورٹ کیا کہ یہ مضمون بشارالاسد حکومت کی مہم کا حصہ تھا، جس میں ایک امریکی پبلک ریلیشن فرم کو ماہانہ 5,000 ڈالر ادا کرنا بھی شامل تھا جس نے ووگ اور اسما الاسد کے درمیان ثالث کے طور پر کام کیا تھا۔ اس مضمون کو جلد ہی ووگ کی ویب سائٹ سے ہٹا دیا گیا اور اشاعت کی ڈائریکٹر اینا ونٹور نے اسد حکومت کی مذمت کرتے ہوئے بیان جاری کیا۔

بیماری کو شکست

جنگ کے ساتھ چیزیں تیزی سے بدل گئیں۔ 2012 میں یورپی یونین نے اسما پر پابندیاں عائد کرتے ہوئے ان کے سفر پر پابندی لگا دی اور ان کے اثاثے منجمد کر دیے۔ لیکن اسما نے اپنے شوہر کی حمایت میں بیانات جاری کیے اور اس بات کو یقینی بنایا کہ وہ ’تشدد کے متاثرین‘ کو تسلی دینے کے لیے وقف ہیں۔ روسی ٹیلی ویژن کے ساتھ اپنے سنہ 2016 کے انٹرویو میں اسما نے کہا کہ وہ بے گھر اور زخمیوں، شامی فوجیوں اور جنگ میں ہلاک ہونے والوں کے خاندانوں کے لیے مدد کا انتظام کرنے کے لیے اپنے عہدے کا استعمال کر رہی ہیں۔ 2018 میں شامی حکام نے آگاہ کیا کہ اسما الاسد چھاتی کے کینسر کا علاج کروا رہی ہیں۔ 2019 میں شام کے سرکاری ٹیلی ویژن کو انٹرویو دیتے ہوئے انھوں نے کہا کہ جلد پتہ چلنے کی بدولت وہ صحت یاب ہو گئی ہیں۔ مئی 2024 میں شام کے صدارتی دفتر نے اطلاع دی کہ اسما الاسد میں لیوکیمیا کی تشخیص ہوئی ہے۔ روئٹرز نیوز ایجنسی نے رپورٹ کیا کہ ’بیان کے مطابق 48 سالہ اسما کو علاج کے خصوصی پروٹوکول سے گزرنا پڑے گا جس کے تحت انھیں خود کو الگ تھلگ کرنا پڑے گا اور اس کے نتیجے میں وہ عوامی مصروفیات سے دور رہیں گی۔‘ اس وقت وہ اپنے شوہر اور تین بچوں کے ساتھ ماسکو میں ہیں۔

دمشق میں واقع سیدہ زینب کا مزار

کئی برسوں تک ’میدان جنگ‘ بنا رہنے والا شام کا یہ علاقہ وقت کے ساتھ کیسے بدلا؟

جونی سلم

چاہے وہ دولت اسلامیہ کی جانب سے کیے گئے خودکش دھماکے ہوں یا دیگر پرتشدد واقعات، گذشتہ ایک دہائی کے دوران دمشق کے جنوب میں واقع ’سیدہ زینب‘ نامی علاقہ اکثر شہ سرخیوں کی زینت رہا ہے۔ اس دورانیے میں یہاں واقع سیدہ زینب کا مزار کئی سیاسی اور عسکری مہمات کا مرکز رہا ہے۔ جس جگہ یہ مزار واقع ہے اس کے اِرد گرد کا علاقہ وقت کے ساتھ دمشق کے مضافات میں واقع ایک عام سے گاؤں سے بدل کر خطے کے اہم ترین شہر کا روپ اختیار کر چکا ہے۔

سیدہ زینب کی دمشق آمد

متعدد مسلم مؤرخین اور شیعہ روایات کے مطابق واقعہ کربلا 61 ہجری (سنہ 680 عیسوی) میں پیش آیا۔ اس جنگ میں امام حسین، اُن کے اہلخانہ اور حامیوں کی ایک بڑی تعداد ماری گئی تھی۔ واقعہ کربلا کے بعد یزید بن معاویہ کی فوج امام حسین کی دو بہنوں حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم سمیت دیگر عورتوں اور بچوں کو قید کر کے کوفہ لے آئی۔ تاریخی حوالوں کے مطابق یہ تمام قیدی 12 محرم کو کوفہ پہنچے اور روایات کے مطابق اس سفر کے دوران قیدیوں کے ساتھ ظالمانہ اور ہتک آمیز سلوک روا رکھا گیا۔ کوفہ میں اسیری کے دوران سیدہ زینب اپنے ساتھ قید بنو ہاشم سے تعلق رکھنے والے اسیران کے رہنما کے طور پر اُبھریں۔ بعد ازاں انھیں کوفہ کے گورنر عبیداللہ بن زیاد نے دمشق بھیج دیا۔ روایات میں آتا ہے کہ دمشق میں سیدہ زینب اور یزید بن معاویہ کا آمنا سامنا ہوا اور یہیں حضرت زینب نے اپنا مشہور خطبہ دیا جس میں انھوں نے یزید پر کڑی تنقید کی۔ اس خطبے میں انھوں نے کہا کہ ’اپنی منصوبہ بندی کر لو، ہر ممکن کوشش کر لو، مگر خدا کی قسم، تم ہماری یاد کو نہیں مٹا پاؤ گے، نہ ہی ہمارے پاس موجودوحی کو ختم کر پاؤ گے، اور نہ ہی تم خود پر لگے اِس دھبے کو مٹا سکو گے، تمہاری رائے کی کوئی حیثیت نہیں اور تمہارے دن گنے جا چکے ہیں، جس دن منادی پکارے گا تو تمہارا یہ اجتماع بکھر جائے گا: ظالموں پر خدا کی لعنت ہو۔۔۔‘ سیدہ زینب کی وفات 62 ہجری (681 عیسوی) میں ہوئی۔ مسلمان خصوصاً اہل تشیع فرقے سے تعلق رکھنے والے لوگ ہر سال 15 رجب کو ان کا یومِ وفات مناتے ہیں۔

سیدہ زینب کہاں دفن ہیں؟

سیدہ زینب بنت علی کی تدفین کی جگہ تنازع کا باعث رہی ہے۔ کچھ روایات کے مطابق سیدہ زینب کی وفات مدینہ میں ہوئی۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ سیدہ زینب نے بعد ازاں شام کا رُخ کیا جبکہ بعض روایات کے مطابق سیدہ زینب کو کربلا میں پیش آئے واقعات کا تذکرہ کرنے پر جلاوطن کر کے مصر بھیج دیا گیا تھا۔ مؤرخین کی اس معاملے پر متعدد آرا کے باعث حتمی طور پر یہ بتانا ممکن نہیں کہ انھیں کہاں دفن کیا گیا تھا۔ آیا ان کی قبر دمشق میں واقع مزار میں ہے یا قاہرہ کی سیدہ زینب مسجد میں۔ مثال کے طور پر، مؤرخ الطبری کے مطابق ان کی قبر قاہرہ میں واقع تیسری صدی ہجری کے ایک مزار میں موجود ہے جب کہ دیگر تاریخی حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ’فی راوی‘ (دمشق کے مضافاتی علاقے کا پرانا نام) میں واقع مزار سیدہ زینب اور ام کلثوم کے لیے وقف ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ دمشق کے مضافات میں واقع یہ مزار ایک بڑی مذہبی عبادت گاہ میں تبدیل ہو گیا جہاں ہر سال دنیا بھر سے لاکھوں زائرین آتے ہیں، اس بات سے قطع نظر کہ اب بھی یہ ابہام موجود ہے کہ آیا یہ واقعی سیدہ زینب کی آخری آرام گاہ ہے بھی کہ نہیں۔

فلسطینیوں اور شامیوں کے لیے پناہ گاہ سمجھا جانے والا الراویہ گاؤں

بی بی سی عربی کو دیے گئے انٹرویو میں شامی نژاد فلسطینی محقق اور ناول نگار تیسیر خلف کا کہنا ہے کہ زمین کے تاریخی ریکارڈز کے مطابق اس علاقے کا رجسٹرڈ نام ’راویہ‘ گاؤں ہے اور یہاں کے اصل باشندے غوطہ کے لوگ تھے۔ سنہ 1967 میں یہاں فلسطینی پناہ گزین اور گولان سے بے دخل ہونے والے شامی پناہ گزینوں کے دو کیمپ قائم کیے گئے جن میں سے ایک کو السیط کیمپ کہا جاتا ہے۔ 20 ویں صدی کے وسط سے اور 21 ویں صدی کے آغاز تک یہ خطہ بنیادی طور پر فلسطینی پناہ گزینوں اور گولان سے تعلق رکھنے والے شامی پناہ گزینوں کی آبادیوں سے آباد تھا۔ 1980 کی دہائی میں یہاں کی آبادی کی اکثریت پناہ گزینوں پر مشتمل تھی۔ اس علاقے کے درمیان سے ایک سڑک دمشق کی طرف جاتی ہے جو اس علاقے کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے۔ سڑک کے دونوں جانب کے علاقوں کو چار، چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جس کے وسط میں مزار موجود ہے۔ یہاں کا سب سے نمایاں سیاحتی علاقہ جنوب وہ مشرقی محلہ ہے جہاں سیدہ زینب کا مزار واقع ہے۔ علاقے کے اس حصے میں ہوٹلز اور بھیڑ بھاڑ والے بازار شامل ہیں۔ فلسطینی کیمپ اس محلے کے مخالف سمت میں جنوب مغرب میں واقع ہے۔ جہاں تک اس علاقے کے عراقی باشندوں کا تعلق ہے تو وہ شمال مشرق میں واقع محلے میں رہائش پذیر ہیں۔ اس جگہ کو العراقین سٹریٹ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ سنہ 2003 میں عراق پر امریکی حملے کے بعد اس علاقے میں بسنے والی عراقی آبادی میں نمایاں اضافہ ہوا۔

خطے پر ایرانی اثر و رسوخ

تیسیر خلف کہتے ہیں کہ اس علاقے میں ایرانیوں کی دلچسپی 1979 میں ایران میں آنے والے اسلامی انقلاب کے بعد شروع ہوئی۔ مزار کی پرانی عمارت کی بحالی کا کام ایرانی طرز پر شروع ہوا۔ گنبدوں اور میناروں میں سجاوٹ کے لیے نیلے رنگ کی ٹائلوں کا استعمال کیا گیا۔ ان کا مزید کہنا ہے کہ اس کے بعد ایرانیوں نے اس مزار سے ملحقہ جائیدادیں خریدنا شروع کیں اور رفتہ رفتہ 1990 کی دہائی میں سیدہ زینب کے مزار کا علاقہ ایک شہر میں تبدیل ہو گیا جہاں ایرانی فنڈنگ سے سکول، مدرسے اور ہسپتال قائم کیے گئے۔ خلف کے مطابق سنہ 2000 میں شام کے سابق صدر حافظ الاسد کی موت کے بعد اس علاقے کی حدود مزید وسیع ہوئیں اور یہ علاقہ خطے میں موجود ایرانی شیعہ حکام اور شخصیات کا ہیڈکوارٹر بن گیا۔ اُن کا کہنا ہے کہ شام میں جاری جنگ کے دوران، یہ علاقہ بیروت کے جنوبی مضافاتی علاقے کی طرز پر ایک بڑے شہر میں تبدیل ہو گیا۔ اب یہاں بنیادی طور پر ایرانی، افغان اور عراقی شیعہ آباد ہیں جن کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ محقق ایڈیتھ اینڈریا ایلکے اپنی کتاب میں لکھتی ہیں کہ کئی علما نے سیدہ زینب کے مزار سے ملحقہ شہر میں علمی دفاتر اور مدارس آباد کیے۔ امام خمینی کا مدرسہ اس شہر کے سب سے بڑے مدارس میں سے ایک ہے۔ اس کے منتظم خود ایرانی رہبر آیت اللہ علی خامنہ ای ہیں۔ یہاں ایرانی اثر و رسوخ اس حد تک پھیل گیا کہ آیت اللہ خامنہ ای کے نمائندے ان کی جانب سے جمعے کا خطبہ پڑھنے لگے۔ ان کے مطابق مذہبی سیاحت خصوصاً شیعہ زائرین کی تعداد میں مسلسل اضافے کے نتیجے میں مقامی باشندوں نے اس علاقے کے مشرق اور جنوب مشرق میں ہوٹلز اور رہائشی عمارتیں تعمیر کرنے شروع کر دیں۔ حضرت زینب کے مزار کی آفیشل ویب سائٹ کے مطابق چھٹی صدی ہجری سے اس مزار کا انتظام شام کے المرتضیٰ خاندان کے ہاتھ میں ہے۔ اس خاندان کے سید حسین بن شیخ الاسلام موسیٰ نے راویہ گاؤں میں اپنی جائیدادیں اس مزار کے لیے وقف کر دیں۔ آج تک اُن کا خاندان شام کی وزارت اوقاف کے ساتھ مل کر مزار کے انتظامی و نگرانی کے امور دیکھتا ہے۔

پچھلی ایک دہائی میں یہ علاقہ کیسے تبدیل ہوا؟

شام میں گذشتہ ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے جاری خانہ جنگی کے دوران یہ علاقہ اُن شیعہ جنگجوؤں کی توجہ کا مرکز بن گیا جو سُنی شدت پسند گروہوں سے سیدہ زینب کے مزار کو محفوظ رکھنے کے لیے یہاں آئے۔ آج سیدہ زینب کا مزار محض مذہبی اہمیت نہیں رکھتا۔ اس مزار کی مذہبی شناخت کو مزار کے دفاع کے لیے آنے والی شیعہ تنظیموں کے سیاسی رجحان سے الگ کرنا مشکل ہے۔ شام میں ہونے والی جنگ کے دوران بارہا سیدہ زینب کے مزار کا محاصرہ کیا گیا اور اس پر بمباری کی گئی۔ اس مزار کے اطراف میں متحارب گروہوں کے درمیان شدید جھڑپیں بھی ہوئیں اور یہ علاقہ کئی سالوں سے میدان جنگ بنا رہا۔ بی بی سی عربی سے بات کرتے ہوئے اس خطے کے امور سے واقف ایک شامی صحافی نے بتایا کہ غزہ میں جنگ کے آغاز کے بعد اسرائیلی حملوں کے خوف کے پیش نظر یہاں موجود حزب اللہ اور ایرانی حکام کے مراکز کو دوسرے علاقوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ سکیورٹی وجوہات کی بنا پر اپنی شناخت ظاہر نہ کرتے ہوئے اُن کا کہنا تھا یہ علاقہ کئی سالوں تک میدانِ جنگ بنا رہا اور یہاں لبنانی حزب اللہ اور ایرانی حکام کی موجودگی کے بارے میں سب کو علم ہے۔ پچھلی ایک دہائی میں یہ علاقہ ایک ایسے ایرانی، لبنانی مرکز میں تبدیل ہو گیا ہے جہاں شامی، لبنانی اور عراقی شیعہ جنگجو موجود ہیں۔ ہم نے علاقے میں ایران کی موجودگی اور اس کی نوعیت کے بارے میں جاننے کے لیے دمشق میں ایرانی سفارت خانے سے رابطہ کیا لیکن اب تک ہمارے سوالات کے جوابات موصول نہیں ہوئے ہیں۔

انڈین جزیرے پر ’ہانگ کانگ طرز‘ کا منصوبہ جسے مقامی قبیلوں کے لیے ’سزائے موت‘ کہا جا رہا ہے

جانھوی مولے

’یہ جنگل دراصل ہماری سُپر مارکیٹ ہے، ہم ان جزائر پر اپنی ضرورت کی تمام چیزیں اسی جنگل سے حاصل کرتے ہیں۔‘ اینسٹائس جسٹن ایک ماہر بشریات ہیں جو انڈیا کے جنوب میں واقع جزائر انڈمان اور نیکوبار میں پلے بڑھے ہیں۔ یہ خطہ انڈیا کی مرکزی حکومت کے زیر انتظام ہے اور یہاں 836 جزائر ہیں، جن میں صرف 38 آباد ہیں۔ نیکوبار جزائر اس خطے کے جنوبی حصے میں جزائر انڈمان سے تقریباً 150 کلومیٹر دور واقع ہیں۔ اب انڈیا نیکوبار کے علاقے میں واقع سب سے بڑے جزیرے پر ’ہانگ کانگ طرز‘ کا منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس منصوبے کے لیے نو ارب ڈالرز کی رقم مختص کی گئی ہے جو 166 مربع کلومیٹر پر محیط ہو گا۔ اس منصوبے کے تحت نیکوبار جزیرے پر ایک پورٹ، پاور پلانٹ، ایئر پورٹ اور ایک نیا قصبہ بنایا جائے گا۔ اس منصوبے کا مقصد بحیرہ ہند کے تجارتی راستوں کو نہرِ سوئز سے جوڑنا ہے۔ انڈیا جہاں یہ جزیرہ بنا رہا ہے وہ علاقہ آبنائے ملاکا کے قریب ہے جس کا شمار دنیا کے مصروف ترین بین الاقوامی تجارتی اور سیاحتی راستوں میں ہوتا ہے۔ انڈین حکومت کا خیال ہے کہ سنہ 2030 میں اس منصوبے کی تکمیل تک انڈمان جزیرے پر تقریباً ساڑھے چھ لاکھ لوگ آباد ہوں گے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اربوں ڈالر کا نیا انڈین منصوبہ دراصل خطے میں چین کے بڑھتے اثر و رسوخ کو روکنے کی کوشش ہے۔ لیکن اس منصوبے سے نیکوبار جزیرے کے باسی خوش نہیں اور انھیں ڈر ہے کہ ان کی زمین چھن جائے گی، کلچر ختم ہو جائے گا اور ان کی شناخت خطرے میں پڑ جائے گی۔ انڈمان اور نیکوبار جزائر میں رہنے والے قبیلوں کا شمار دنیا کے سب سے تنہائی پسند قبیلوں میں ہوتا ہے۔ یہاں آباد جاراوا اور شمالی سینٹینلیز تو دنیا سے رابطے میں ہی نہیں رہتے جبکہ نیکوبار جزائر میں رہنے والا تقریباً 400 افراد پر مشتمل شومپن قبیلہ بھی بیرونی دباؤ کے سبب متعدد خطرات کا شکار ہے۔ یہ خانہ بدوش قبیلہ ہے جو اپنے کلچر کو بچانے کے لیے گھنے جنگلات میں رہتا ہے اور ان کے زندگی گزارنے کے طریقے کے حوالے سے زیادہ معلومات موجود نہیں کیونکہ ان کا بیرونی دنیا سے رابطہ تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ ماہرِ بشریات جسٹن ان قبائل پر سنہ 1985 سے تحقیق کر رہے ہیں۔ نئے انڈین منصوبے کے اثرات پر تبصرہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ’یہ نہ صرف ان (شومپن قبیلے) کے لیے بڑا نقصان ہو گا بلکہ صدمے کا باعث بھی ہو گا۔‘ ’بیرونی دنیا میں جسے ہم ترقی کہتے ہیں اس میں جزیرے کے باسیوں کی کوئی دلچسپی نہیں۔ ان کا زندگی گزارنے کا اپنا ایک روایتی طریقہ ہے۔‘ ماہر ماحولیات کا کہنا ہے کہ خطے کی آب و ہوا پر بھی نئے انڈین منصوبے کے مضر اثرات پڑیں گے۔ نیکوبار جزیرہ تقریباً 921 مربع کلومیٹر پر محیط ہے جس کا 80 فیصد حصہ صرف آبی جنگلات پر مشتمل ہے جہاں جانوروں کی 1800 سے زائد قسمیں آباد ہیں۔ انڈیا کی مرکزی وزارت برائے ماحولیات کا کہنا ہے کہ اس جزیرے کے صرف 14 فیصد علاقے پر نیا منصوبہ قائم کیا جائے گا لیکن صرف اس علاقے میں تقریباً 9 لاکھ چار ہزار درخت ہیں جبکہ ماہرین ماحولیات کا خیال ہے کہ یہاں موجود درختوں کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہو سکتی ہے۔ ماہرِ ماحولیات مادھو گاڈگل کہتے ہیں کہ ’حکومت نے ہمیشہ یہی دعویٰ کیا ہے کہ اس جنگل کا صرف ایک حصہ کاٹا جائے گا لیکن جو انفراسٹرکچر آپ بنا رہے ہیں اس سے آلودگی میں اضافہ ہو گا اور اس کے نتیجے میں جزیرے کی ہر شے پر اثر پڑے گا۔‘ انڈیا کے وزارت برائے ماحولیات سے بی بی سی نے رابطہ کیا تاہم ان کی جانب سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ تاہم رواں برس اگست میں انڈیا کے وزیر برائے ماحولیات نے کہا تھا کہ یہ منصوبہ ’لوگوں کی نقل مکانی یا ان کے لیے پریشانی‘ کا باعث نہیں بنے گا۔ انھوں نے دعویٰ کیا کہ اس منصوبے کی منظوری دینے سے قبل ’ماحول کو بہتر رکھنے کے لیے حفاظتی اقدامات لیے گئے ہیں‘ لیکن حکومتوں کی یہ تاویلیں لوگوں کو قائل کرنے کے لیے کافی نہیں۔ رواں برس 39 بین الاقوامی ماہرین نے خبردار کیا تھا کہ یہ منصوبہ شومپن قبیلے کے لیے ’سزائے موت‘ کے مترادف ہو گا۔ جسٹن بھی ایسے ہی تاثرات رکھتے ہیں کہ ’شومپن افراد کو کوئی معلومات ہی نہیں کہ باہر کی کاروباری یا انڈسٹریل دنیا میں زندگی کیسے گزاری جاتی ہے۔‘ سنہ 2004 میں سونامی کے باعث یہاں ایک جزیرے پر موجود کچھ دیہات تباہ ہو گئے تھے جس کے بعد وہاں آباد سب سے بڑے قبیلے کو نقل مکانی کرنی پڑی تھی۔ جسٹن کا خیال ہے کہ انڈین منصوبے کے باعث دیگر جزائر پر بھی ایسے مناظر دیکھنے کو مل سکتے ہیں۔ برسوں سے حکومت ان افراد کی دیگر علاقوں میں منتقلی اور بحالی کی کوشش کر رہی ہے۔ جسٹن کے مطابق ’ان میں سے زیادہ تر افراد اپنے آباؤ اجداد کی زمین چھوڑ کر کہیں اور مزدوری کر رہے ہیں۔ ان کے پاس اناج اُگانے یا جانور پالنے کی کوئی جگہ نہیں۔‘ لوگوں کو یہ بھی خوف ہے کہ نئے انڈین منصوبے کے سبب شومپن قبیلے کے افراد کو نئی بیماریاں بھی لگ سکتی ہیں۔ بین الاقوامی گروپ سروائیول انٹرنیشنل سے منسلک کیلم رسل کہتے ہیں کہ ’دنیا سے دور رہنے والے افراد کی نزلے اور خسرے جیسی بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت بہت کم ہوتی ہے۔ عام طور پر ان بیماریوں کے لاحق ہونے سے ان کی دو تہائی اکثریت جانوں سے ہاتھ دھو سکتی ہے۔‘ دیگر ماہرین کا کہنا ہے کہ انڈیا کے ’ہانگ کانگ طرز‘ کے منصوبے کے سمندری زندگی پر بھی گہرے اثرات مرتب ہوں گے۔ اس جزیرے کے جنوب مشرقی علاقے میں گلاتھیا بے واقع ہیں جہاں صدیوں سے کچھوے اپنے گھونسلے بنا رہے ہیں۔ سوشل ایکولوجسٹ ڈاکٹر منیش چاندی کہتے ہیں کہ یہ منصوبہ ایک ایسے علاقے میں بنایا جا رہا ہے جہاں کھارے پانی کے مگرمچھ، مختلف اقسام کی مچھلیاں اور پرندے بھی آباد ہیں۔ انڈین حکومت کا ایک بیان میں کہنا ہے کہ ان کے نئے منصوبے سے جانوروں اور پرندوں کی آماجگاہیں متاثر نہیں ہوں گی۔ ڈاکٹر منیش کہتے ہیں کہ یہاں سمندری کچھوے اور کیکڑے شاید اس منصوبے کے سبب نقل مکانی پر مجبور ہو جائیں۔ اس منصوبے کو مکمل ہونے میں تقریباً 30 برس لگیں گے لیکن لوگ اس کے اثرات سے ابھی سے پریشان ہیں۔

حزب اللہ کی بے مثال مزاحمت۔ اسرائیل جنگ بندی کے لئے راضی

از قلم: شیخ سلیم

اسرائیل حزب اللہ کے خلاف جنگ بندی کے لئے راضی ہو گیا ہے، حماس کے ساتھ جاری جنگ جو گزشتہ سال اکتوبر کے مہینے سے جاری تھی حزب اللہ نے اسرائیل پر دباؤ بنانے کیلئے مسلسل اسرائیلی ریاست پر حملے جارہے رکھے تھے اور اسرائیل شمال اور جنوب دونوں جانب جنگ میں ملوث ہو گیا تھا۔ اسی سال اکتوبر مہینے میں اسرائیل نے لبنان میں زمینی حملوں کا اغاز کیا تھا، اب لگتا ہے اسرائیل نے اعتراف کر لیا ہے حزب اللہ کر خلاف مزید جنگ جاری رکھنا ممکن نہیں ہے اب تک پانچ سو سے زیادہ اسرائیلی فوجی ہلاک ہو چکے ہیں ہزاروں کی تعداد میں فوجی زخمی ہیں غزہ میں فیصلہ کن برتری حاصل نہیں ہوئی اپنے افراد کو حماس سے آزاد کرانے کی ساری کوششیں ناکام ثابت ہوئی ہیں۔ اور یہ حزب اللہ کی اخلاقی فتح ہے۔ تازہ اطلاعات کے مطابق اسرائیل جنگ بندی پر راضی ہو گیا ہے۔ جنگ بندی کی شرائط کچھ اس طرح ہیں۔ حزب اللہ اور لبنانی سرزمین میں دیگر تمام مسلح گروپ اسرائیل کے خلاف کوئی جارحانہ کارروائی نہیں کریں گے۔ اس کے بدلے میں اسرائیل لبنان میں زمینی، فضائی اور سمندری اہداف کے خلاف کوئی جارحانہ فوجی کارروائی نہیں کرے گا۔ اسرائیل اور لبنان اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 1701 کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہیں۔ یہ ذمہ داریاں اسرائیل یا لبنان کے اپنے دفاع کے حق کی نفی نہیں کرتی ہیں۔ اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان جاری تنازع نے خطے میں کشیدگی کو ایک نئے عروج پر پہنچا دیا ہے۔ لبنان میں اسرائیلی فوج کی محدود پیش قدمی نے عالمی سطح پر کئی سوالات کو جنم دیا ہے۔ اسرائیل، جو اپنے عسکری برتری اور جدید ٹیکنالوجی کے لیے مشہور ہے، اس تنازع میں حزب اللہ کی سخت مزاحمت کا سامنا کر رہا ہے۔ حزب اللہ کی جانب سے ایک منظم اور طاقتور دفاعی حکمت عملی نے اسرائیلی فوج کے لیے لبنان کے اندر گہرائی میں جانا مشکل بنا دیا ہے۔ مہینہ سے زیادہ ہوا اسرائیلی فوج 3 سے 4 کلومیٹر سے زیادہ لبنان میں داخل نہیں ہو سکی سیکڑوں کے حساب سے فوجی الگ ہلاک ہوئے۔ حزب اللہ کے پاس جدید ہتھیاروں کا ذخیرہ، تربیت یافتہ جنگجو، اور زیر زمین مضبوط پناہ گاہیں موجود ہیں، جو اسرائیلی حملوں کو ناکام بنانے میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ حزب اللہ کو ایران کی مالی، عسکری، اور اسٹریٹجک مدد حاصل ہے، جس نے اس کی جنگی اور دفاعی صلاحیتوں میں مزید اضافہ کیا ہے۔ اپنے راکٹ اور میزائل سے حزب اللہ اسرائیل میں دور تک حملا کرنے میں کامیاب ہوا ہے اور دفاعی نظام سارے میزائل اور راکٹ کو روکنے میں کامیاب نہیں ہوتا۔ ایران کی حمایت حزب اللہ کو نہ صرف جدید ٹیکنالوجی اور ہتھیار فراہم کر رہی ہے بلکہ خطے میں اس کی سیاسی حیثیت کو بھی مضبوط بنا رہی ہے۔ اسرائیل کی جانب سے کی جانے والی بمباری اور محدود حملوں کے باوجود حزب اللہ نے اپنی پوزیشن مستحکم رکھی ہے اور بار بار اسرائیلی افواج کو پسپائی پر مجبور کیا ہے۔ اس تنازع میں ایک اور بڑا عنصر اسرائیل کی سفارتی تنہائی ہے۔ یورپی یونین اور اسرائیل کے روایتی حلیف ممالک، جن میں امریکہ بھی شامل ہے، اس جنگ کے لیے کھل کر اسرائیل کی حمایت نہیں کر رہے۔ غزہ میں کیے جا رہے قتل عام سے دنیا کے امن پسند افراد پریشان ہیں بین الاقوامی سطح پر فلسطینی اور لبنانی نقطہ نظر کو پذیرائی مل رہی ہے، اور دنیا بھر میں عوامی رائے اسرائیل کے خلاف اور فلسطینیوں کے حق میں ہوتی جا رہی ہے۔ سفارتی حمایت کے فقدان نے اسرائیل کے لیے مزید چیلنجز پیدا کیے ہیں، جس نے اسے جنگ بندی پر مجبور کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ، امریکہ میں نئی قیادت نے جنگی پالیسیوں کے خلاف ایک واضح مؤقف اپنایا ہے۔ نئے امریکی صدر کھل کر جنگوں کے خاتمے کی بات کر رہے ہیں اور عالمی سطح پر امن قائم کرنے کے لیے اقدامات کر رہے ہیں۔ امریکی پالیسی میں اس تبدیلی نے بھی اسرائیل پر دباؤ بڑھایا ہے کہ وہ تنازع کو مزید طول دینے کے بجائے جنگ بندی کو قبول کرے۔ یہ تمام عوامل، بشمول حزب اللہ کی مزاحمت، ایران کی حمایت، بین الاقوامی سطح پر سفارتی تنہائی، اور امریکہ کی بدلی ہوئی پالیسی، اسرائیل کے لیے اسٹریٹجک ناکامی ثابت ہوئے ہیں۔ جنگ بندی کا فیصلہ اس بات کی علامت ہے کہ اسرائیل اب خطے میں پہلے جیسی سیاسی اور عسکری حیثیت برقرار رکھنے میں کامیاب نہیں رہا۔ یہ تنازع خطے کے مستقبل پر گہرے اثرات مرتب کرے گا اور عالمی سطح پر طاقت کے توازن میں تبدیلی کا پیش خیمہ بن سکتا ہے۔ دیکھنا ہے اس موقع کو اس پاس کے مسلم ممالک اپنی قوت بڑھانے اور آپسی تعاون و اتحاد کیسے بڑھاتے ہیں۔ فلسطینیوں کی آزادی کی تحریک میں کیسے مدد کر سکتے ہیں سعودی عرب اور ایران میں بڑھتے تعاون سے بھی خطے کی صورت حال میں تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ یہ بھی جنگ بندی کی ایک وجہ ہے۔

ایس اینڈ پی گلوبل نے مالی سال 2025 میں

ہندوستانی معیشت کیلئے 8.6٪ نمو رہنے کی پیش گوئی کی

نئی دلی۔ 10 دسمبر۔ ایم این این۔ ایس اینڈ پی گلوبل ریٹنگز نے منگل کو مالی سال 25 میں ہندوستانی معیشت کے لیے 6.8 فیصد نمو کی پیش گوئی کی۔ ایس اینڈ پی گلوبل ریٹنگز کی طرف سے ترقی کا تخمینہ 2024-25 کے لیے ہندوستان کی جی ڈی پی کی شرح نمو کے لیے ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) کی تازہ ترین پیشن گوئی سے زیادہ ہے، جو کہ پہلے 7.2 فیصد سے 6.6 فیصد ہے۔ عالمی کریڈٹ ریٹنگ ایجنسی نے بھی 7.0 فیصد جی ڈی پی کا تخمینہ لگایا مالی سال 27 میں ہندوستانی معیشت کی نمو، ملک کے لیے اپنے مثبت نقطہ نظر کو برقرار رکھتے ہوئے جو دنیا میں سب سے تیزی سے ترقی کرنے والی معیشت ہے۔ ایس اینڈ پی گلوبل ریٹنگز کے ماہر معاشیات وشروت رانا نے کہا کہ ”ہم توقع کرتے ہیں کہ مرکزی بینک 2025 کے دوران مالیاتی پالیسی کو معمولی طور پر نرم کرے گا کیونکہ افراط زر کے دباؤ میں کمی آئے گی۔ ہندوستانی معیشت 2025 میں لچکدار ترقی کے لیے تیار ہے۔ ہم فی الحال مالی سال 2024/25 کے لیے معیشت کے لیے 6.8 فیصد نمو کا تخمینہ لگا رہے ہیں اور اس کے بعد مالی سال 2025/26 میں 6.9 فیصد اضافہ ہوگا۔ مالی سال 25 میں دوسری سہ ماہی (جون تا ستمبر 2024) کے لیے جی ڈی پی کی شرح نمو 5.4 فیصد رہی جو متوقع سے کم تھی۔ تاہم، معاشی استحکام کے لیے حکومت کے دانشمندانہ مالیاتی انتظام کی وجہ سے عالمی معیشت کی سست روی کے درمیان ملک تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ مالیاتی انتظام نے مالیاتی خسارے اور ترقی کے لیے مالی معاونت کے درمیان کامل توازن برقرار رکھا ہے۔ آر بی آئی کے سبکدوش ہونے والے گورنر شکتی کانتا داس کے مطابق، ہندوستان کی ترقی کی کہانی برقرار تھی کیونکہ ”آگے بڑھتے ہوئے، اب تک دستیاب اعلیٰ تعدد کے اشارے بتاتے ہیں کہ گھریلو اقتصادی سرگرمیوں میں سست روی اس سال کی دوسری سہ ماہی میں ختم ہو گئی ہے اور اس کے بعد سے یہ مضبوطی کی مدد سے بحال ہوئی ہے۔ داس نے کہا کہ صنعتی سرگرمیوں کے معمول پر آنے اور پچھلی سہ ماہی کی کم ترین سطح سے بحالی کی بھی توقع ہے۔ ایس اینڈ پی گلوبل ریٹنگز نے کہا کہ لیبر فورس کی زیادہ شرکت، انفراسٹرکچر اور ٹیکنالوجی میں مزید بہتری، اور مضبوط عوامی اور گھریلو بیلنس شیٹس ہندوستان میں اقتصادی ترقی کو سہارا دے سکتے ہیں۔ رانا نے کہا کہ ”بہتر شہری بنیادی ڈھانچہ اور ملازمتوں کا بہتر معیار لیبر فورس کی شرکت میں ہجوم کر سکتا ہے۔“ مرکزی بینک نے اپنی حالیہ مانیٹری پالیسی کمیٹی کی میٹنگ میں نقد ریزرو تناسب میں 50 بی پی ایس کی کٹوتی کا اعلان کیا جس سے 1.16 لاکھ کروڑ روپے سے زیادہ کی لیکویڈیٹی کا اضافہ ہوگا۔

خلافت ہاؤس میں اُردو کارواں کے آٹھویں عشرۂ اُردو کا اختتامی و تہنیتی پروگرام

ادب ہر دور میں بدلتے ہوئے اسلوب کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے: ڈاکٹر سرور ساجد۔ ہمیں صرف اردو کی محبت کا دعویٰ نہیں کرنا ہے بلکہ کام کرنا ہے اور ہر محبت قربانی چاہتی ہے: فرید احمد خان (صدر اردو کارواں)

ممبئی: 10 دسمبر (پریس ریلیز) اُردو زبان و ادب کی ترقی اور فروغ کے لیے کوشاں ممبئی کی علمی ،ادبی اور ثقافتی تنظیم اردو کارواں کے آٹھویں عشرۂ اردو کا اختتامی و تہنیتی پروگرام خلافت ہاؤس کے شبلی نعمانی آڈیٹوریم میں منعقد کیا گیا۔ پروگرام کے آغاز میں اردو کارواں کی مجلس عاملہ کی رکن پرنسپل سائرہ خان نے اردو کارواں کا تعارف اور عشرہ اردو کے پروگراموں ، مقابلوں اور تقریبات پر روشنی ڈالی۔عشرہ اردو کے اختتامی اجلاس کی صدارت فرمارہے ڈاکٹر سرور ساجد (ومنز کالج علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) نے "معاصر ادب کے بدلتے ہوئے تقاضے کیا ہوں" اس عنوان پر کہا کہ ادب ہر دور میں بدلتے ہوئے اسلوب کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے،اور اردو ادب میں غزل میں جو تذکرہء عشق ہے وہ ہندی فلموں والا نہیں ہے، وہ نہایت سنجیدہ ہے۔ یہ عشق ہماری پوری زندگی کے مقاصد پر محیط ہوتا ہے۔انہوں نے ممبئی ومہاراشٹر میں اردو کارواں کی فروغ اردو ادب کی کوششوں کو بہت سراہا۔قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کی مرکزی کمیٹی کے رکن عرفان پیرزادہ نے کہا کہ سرکاری اداروں کی کوششیں اپنی جگہ پر،مگر جہاں پر اردو کی مانگ ہو ان شعبوں میں طلبہ کی تربیت کی بہت ضرورت ہے جو ان کے تابناک مستقبل کی ضمانت ہوسکتی ہے۔شہر کے کئی نامور علمی، ادبی، سماجی شخصیات اس پروگرام میں شریک رہیں انہوں نے اپنے خطاب سے طلبہ کو نوازا، جن میں انجمن اسلام گرلز بورڈ کی چیئر پرسن بیگم ریحانہ احمد بھی شامل تھیں۔فرید احمد خان صدر اردو کارواں نے اپنے پر مغز خطاب میں اس اہم نکتے کی طرف اشارہ کیا کہ "ہمیں صرف اردو کی محبت کا دعویٰ نہیں کرنا ہے بلکہ کام کرنا ہے اور ہر محبت قربانی چاہتی ہے، اور فروغ اردو کا کام بنا قربانی اور جدو جہد کے ہرگز بھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔" پروگرام میں شریک مہمان اعزازی انجمن خیرالاسلام کے ٹرسٹی محبوب دودھ والا نے بھی اردو کے تئیں اپنی محبت کا اظہار کیا اور مستقبل میں اردو کے فروغ کے لیے انجمن خیرالاسلام کی خدمات حاصل رہیں گی اور ان کا ادارہ اردو کارواں جیسی اردو کے فروغ کے لئے کام کرنے والی تنظیموں کی معاونت کرتا رہے گا۔بیگم ریحانہ نے اردو کارواں کے کام کو سراہا اور فرید خان کو ایک حوصلہ مند اور باہمت انسان جیسے صفات کا حامل شخص کہا۔انہوں نے کہا کہ ہندوستان کے باہر بھی اردو بڑے پیمانے پر بولی جاتی ہے۔ ہندوستانی فلموں کے گانے اردو میں ہوتے ہیں۔لگاتار دس دنوں کے پروگرام اور مقابلوں میں شریک طلبہ کو انعام سے نوازا گیا،جن میں سیکنڈری اسکول سے لے کر پی ایچ ڈی کی سطح کے طلبہ شامل تھے۔عشرہ میں منصفی کے فرائض انجام دینے والے اور مہمانوں کی تہنیت کی گئی۔ محترمہ نعیمہ امتیاز جو خود ایک شاعرہ اور مصورہ ہے نے اپنے والد کے شعری مجموعے کو زنبیل کے نام سے کتابی شکل دی جس کا اجراء پروگرام ہٰذا میں ڈاکٹر سرور ساجد کے دست مبارک سے ہوا۔ پروگرام میں علم و ادب سے جڑی معزز شخصیات اور ممبئی تا بھیونڈی طلبہ کے ایک بڑی تعداد نے اس میں شرکت کی۔ نظامت کے فرائض شاعر محسن ساحل اور وقار احمد نے اور رسم شکریہ مس شبانہ ونو نے ادا کیے۔واضح رہے کہ اردو کارواں کی اورنگ آباد شاخ نے بھی متوازی طور پر انہی تاریخوں میں عشرہ اردو کا انعقاد کیا،اور اردو کارواں ممبئی و اورنگ آباد کے مشترکہ مقابلہ مقالہ نگاری و مقالہ خوانی کا آن لائن انعقاد بھی کیا گیا۔خادم زبان وادب برائے فروغ اردو زبان کے زمرے میں چار ایوارڈ دیے گئے جن میں نوین نوا جوشی (انشاد)، مادھو بروے نور (نوشتہ) سدھارتھ شانڈلیا (ہماری پرتھا) اور بزم یاران ادب شامل رہے۔ پروگرام میں محبان اردو کی ایک بڑی تعداد جنہوں نے عشرہء اردو کے دیگر پروگراموں میں بھی شرکت کی تھی ان میں وسیم شیخ سر، پرنسپل عائشہ شیخ سمن، غزل سنگر شبانہ شیخ، نیر حسن، احمد شاہ سر، AKI کی ڈی ایڈ کالج کی پرنسپل میمونہ مس، آیٹا ممبئی کے صدر الیاس خان، اردو کارواں کی رکن مجلس عاملہ تبسم ناڈکر اور میزبان کالج کی پرنسپل وانتظامیہ شامل رہے ۔اردو کارواں کے منتظمین نے پروگرام کے انعقاد پر خلافت ہاؤس کے عہدیداران کا شکریہ ادا کیا۔

نوجوان روزگار فراہم کرنے والے بنیں نہ کے لینے والے

میسکو کے اورینٹیشن پروگرام سے عبید اللہ کوتوال کا خطاب

حیدرآباد: 10 دسمبر (پریس نوٹ) عبید اللہ کوتوال چیرمین اقلیتی مالیاتی کارپوریشن تلنگانہ و نائب صدر تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی نے میسکو کالج کے ایم بی اے وایم سی اے کے طلبہ کے اورینٹیشن پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تعلیم حاصل کرنے کا مقصد صرف روزگار حاصل کرنا نہیں ہونا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کو خود اپنے طور پر روزگار کے مواقع پیدا کرنا چاہئے اور دوسروں کو بھی روزگار فراہم کرنا چاہئے۔آپ صرف سند حاصل کرنے کیلئے تعلیم حاصل کرتے ہیں تو یہ سماج پر بوجھ ہے۔تعلیم غربت کے خاتمے کیلئے حاصل کرنا چاہئے ۔ایم بی اے وایم سی اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد دنیا میں کوئی بھی مقام پر روزگار حاصل کر سکتے ہیں بشرطیکہ آپ اپنی صلاحیتوں کو اچھے سے پروان چڑھائیں۔انہوں نے اس بات کی کافی سراہنا کی کہ میسکو ایم سی اے کالج کے ایک طالب علم کے بنائے گئے ایپ کو ایک کروڑ میں خریدا گیا۔انہوں نے کہا کہ حکومت کے کئی اسکیمات ہیں جس سے آپ خود روزگار پیدا کرسکتے ہیں۔اقلیتی مالیاتی کارپوریشن کی جانب سے سبسیڈی لون دیا جاتا ہے جس سے فائدہ اٹھایا جانا چاہئے ۔51 لاکھ قرض پر 7 لاکھ روپئے سبسیڈی دی جاتی ہے۔انہوں نے اعلان کیا کہ میسکو کالج کے تعاون سے خواتین کیلئے مہندی ڈیزائن اور ٹیلرنگ کے کورس شروع کئے جائیں گے۔میسکو کے ذمہ داران کی تعریف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ چند دردمند ڈاکٹراوں نے اپنے پیشہ طب کو چھوڑ کر قوم کی فلاح و بہبود کی خاطر اس ادارہ کو قائم کیا ہے۔ ان اداروں سے فائدہ نہیں اٹھایا گیا تو ان کا مقصد ضائع ہوجائے گا۔ انہوں نے طلبہ کو تیقن دیا انہیں اقلیتی کارپوریشن سے مالی مدد فراہم کی جائے گی۔انہوں نے کہا کہ اور سیس اسکالرشپ بھی طلبہ کیلئے موجود ہے جس میں بہت ہی شفافیت کے ساتھ مستحق لوگوں کو اسکالرشپ دی جاتی ہے۔ڈاکٹر افتخار الدین (سکریٹری میسکو و چیرمین میسکو کالجس) نے کہا کہ مینجمنٹ کورس بھرپور چیلنجس کا حامل ہے۔آپ کو ایسے چیلنجس کا خوشی خوشی مقابلہ کرنا چاہیے۔ انہوں نے ایم بی اے طلبہ کو خبر دار کیا کہ وہ رسپشن یا کلریکل جاب کے بجائے انتظامی عہدوں کو حاصل کرنے کے لیئے سخت محنت کریں اور کمیونیکیشن اسکلس میں مہارت حاصل کریں۔ انہوں نے طلبہ سے کہا کہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور آپ کے والدین نے جو محنت کی ہے، اس کا انعام اچھے عہدے حاصل کرتے ہوئے دیں۔ والدین کی عزت کریں تو سماج خود بہ خود آپ کی عزت کرے گا۔ ڈاکٹر سید ظفر اللہ ہاشمی (جوائنٹ سکریٹری میسکو و کنوینز میسکو کالجس) نے کہا کہ میسکو شام کے اوقات میں آرٹیفیشل انٹیلیجنس، مشین لرننگ و ڈیٹا میٹنگ کے کورس شروع کئے جائیں گے۔ ابتداء میں ڈاکٹر صالحہ فردوس پرنسپل نے کہا کہ میسکو کالج کا شمار قدیم کالجس میں ہوتا ہے۔ جہاں پر تعلیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کی شخصیت سازی پر بھی توجہ دی جاتی ہے۔ یہاں کے طلبہ بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔ ہر سال کالج کے شاندار نتائج آتے ہیں۔ کالج کی لائبریری میں بہترین کتابوں کا ذخیرہ ہے۔ڈاکٹر فیضان سعید کی قرات کلام پاک سے جلسہ کا آغاز ہوا ۔ڈاکٹر امتہ المحبوب نے کارروائی چلائی۔ پروگرام کا اختتام قومی ترانے کیساتھ ہوا۔اس موقع پر اساتذہ، طلبہ اور دیگر موجود تھے۔

کے کے اردو گرلز ہائی اسکول اور جونیئر کالج میں "بین الاقوامی انسانی حقوق دن کا انعقاد"

جلگاؤں: 10 دسمبر (عقیل خان بیاولی) انجمن خدمت خلق کے زیر انتظام کے کے اردو گرلز ہائی اسکول و جونیئر کالج میں پرنسپل تنویر جہاں شیخ کی صدارت میں 10 دسمبر 2024 کو انسانی حقوق کا عالمی دن منایا گیا۔ شاہ ذاکر، مشتاق بہشتی اور تبریز شیخ موجود تھے صدارتی خطاب میں پرنسپل تنویر جہاں شیخ نے یوکرین، غزہ اور بنگلہ دیش جیسے کئی ممالک میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں پر دکھ اور تشویش کا اظہار کیا اور اس امید کا اظہار بھی کیا کہ انسانی ہمدردی حقوق و مساوات کے ساتھ دنیا میں جلد امن قائم ہوگا اور جلد قائم کیا جانا چاہی مشتاق بہشتی نے انسانی حقوق کی تاریخ کے بارے میں بتایا، بارہویں جماعت کی طالبات حوریہ خلیل شیخ اور صباء ارم سراج پنجاری انسانی حقوق کے دن کے بارے میں تفصیلی معلومات دیں اساتذہ اور غیر تدریسی عملے نے کامیابی کے لیے محنت کی۔ نظامت مشتاق بہشتی نے کیں۔

وزیر خارجہ نے منامہ میں چوتھے ہندوستان۔ بحرین ہائی جوائنٹ کمیشن کی شریک صدارت کی

منامہ (بحرین)، 10 دسمبر۔ ایم این این۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے پیر کو منامہ میں بحرین کے ہم منصب عبداللطیف بن راشد الزیانی کے ساتھ چوتھے ہندوستان ۔ بحرین ہائی جوائنٹ کمیشن کی مشترکہ صدارت کی۔ وزیر خارجہ نے دوطرفہ تعلقات کا جائزہ لیا اور خلا، تعلیم، فن ٹیک اور ٹیکنالوجی میں نئے مواقع پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ جےشنکر نے ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ منامہ میں ایف ایم ڈاکٹر عبداللطیف بن راشد الزیانی کے ساتھ چوتھے ہندوستان - بحرین ہائی جوائنٹ کمیشن کی میٹنگ کی شریک صدارت کرتے ہوئے خوشی ہوئی۔تجارت، سرمایہ کاری، صحت کی دیکھ بھال پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے ہمارے باہمی تعلقات کا جائزہ لیا۔توانائی، سیاحت اور لوگوں کے درمیان تعلقات، تعلیم، فن ٹیک اور ٹیکنالوجی میں نئے مواقع پر تبادلہ خیال کیا۔ خطے میں حالیہ پیش رفت کے بارے میں خیالات کا تبادلہ کرتے ہوئے انہوں نے مزید کہا، "مجھے ہمارے دونوں ممالک کے درمیان چوتھے اعلی مشترکہ کمیشن کی مشترکہ میزبانی میں آپ کے ساتھ شامل ہونے پر بہت خوشی ہوئی ہے کہ ہم ایجنڈے کے آئٹمز ہوں گے۔ اس پر غور کرنے کے بہت سے مثبت نتائج برآمد ہوں گے، میں اس وسیع البنیاد ایجنڈے پر ایک بہت کھلی اور تعمیری بات چیت کا منتظر ہوں اور ہمارے تعلقات کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لے رہا ہوں۔

جلگاؤں میں امپا کی نئی شاخ کا افتتاح

بھیونڈی: 10 دسمبر (شارف انصاری):- انٹیگریٹڈ میڈیسن پریکٹشنر ایسوسی ایشن مہاراشٹر کی جانب سے گزشتہ روز جلگاؤں میں نئی شاخ کا افتتاح بدست ڈاکٹر عشرت مومن ہوا۔ جہاں ڈاکٹر زبیر شیخ (جنرل سکریٹری امپا مہاراشٹر) نے سی ایم ای پوائنٹ گائیڈ لائن، ڈگری رینیول کے تعلق سے بامقصد لیکچر دیا۔ اس پروگرام میں نئے عہدے داران کا بھی انتخاب کیا گیا۔ جس میں ڈاکٹر جاوید شیخ (صدر) ڈاکٹر فاروق شیخ (نائب صدر)، ڈاکٹر رئیس قاسر (نائب صدر)، ڈاکٹر وسیم شاہ (جنرل سکریٹری)، ڈاکٹر ندیم نذر (جوائنٹ جنرل سکریٹری)، ڈاکٹر فیروز شیخ (خزانچی) ،ڈاکٹر عبدالوہاب عبدالستار (جوائنٹ خزانچی)، ڈاکٹر صابر منصوری، ڈاکٹر عبدالرؤف باغوان، ڈاکٹر اعجاز شیخ، ڈاکٹر نعیم شیخ، ڈاکٹر زید شاہ آصف شاہ، ان سبھی ڈاکٹرس کو ایگزیکٹیو ممبر کے عہدے سے سرفراز کیا گیا۔ امپا جلگاؤں لیڈیز فورم کا بھی قیام عمل میں آیا تاکہ متحرک و فعال لیڈیز ڈاکٹر امپا کی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکیں۔ ڈاکٹر معراج ناگاؤ کر (صدر)، ڈاکٹر نسیم بی فیروز شیخ (نائب صدر)، ڈاکٹر صاعقہ فاروق شیخ (جنرل سکریٹری)، ڈاکٹر سید جبین (جوائنٹ جنرل سکریٹری)، ڈاکٹر جہاں آرا بانو شیخ (خزانچی)، ڈاکٹر نیلوفر شیخ ,ڈاکٹر آفرین مشرف، ڈاکٹر صالحہ بانو جنید، ڈاکٹر عنبر شیرین، ڈاکٹر نشاط شیخ (ایگزیکٹیو ممبر)۔اس پروگرام میں ممبئی سے بھی امپا کے مہمان تشریف فرما تھے جن میں ڈاکٹر سلیم خان (کنوینر-مہاراشٹر)،ڈاکٹر امجد خان (خزانچی مہاراشٹر)، ڈاکٹر جاوید فاروقی (ایگزیکٹیو ممبر)، اس کے علاوہ ڈاکٹر ریاض شاہ (چیف گیسٹ، اقراء یونانی میڈیکل کالج جلگاؤں) ڈاکٹر شریف شاہ (سینیئر فزیشین-صدارت)، ڈاکٹر عفان خان (چیف گیسٹ)، ڈاکٹر عشرت مومن صدر لیڈیز ونگ بھیونڈی)، ڈاکٹر رضوان خان (جنرل سکریٹری بھیونڈی)، ڈاکٹر نسرین ضیاء (جنرل سکریٹری)، ڈاکٹر جاوید علی خان (نائب صدر) ڈاکٹر نور فاطمہ (جوائنٹ جنرل سکریٹری)، جلگاؤں کی پوری ٹیم نے اس پروگرام کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ امپا بی یو ایم ایس ڈاکٹرس کی نمائندہ تنظیم ہے جو طبی میدان کے علاوہ سماجی، رفاہی، فلاحی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے۔ امید ہے کہ جلگاؤں کی نئی امپا باڈی یونانی کے فروغ میں اہم کردار ادا کرے گی اور ڈاکٹرس کے حقوق کے لیے عملی جدو جہد کا نمونہ پیش کرے گی۔

مسجد قباء ناندیڑ مسابقہ حمد و نعت کا کامیاب انعقاد

ناندیڑ:10 دسمبر (راست) تمام ہی حضرات کو یہ اطلاع دیتے ہوئے نہایت ہی مسرت محسوس ہورہی ہے کہ الحمدللہ 20 دسمبر بروز جمعہ 2024 کو تحفظ دین میڈیا سروس کے ذمہ داران کی زیر نگرانی شہر اورنگ اباد میں آل مہاراشٹر مسابقہ حمد و نعت کا انعقاد عمل میں آرہا ہے اس مسابقے میں مہاراشٹر کے تمام اضلاع سے منتخب نعت خواں طلبہ اور طالبات شرکت کے مجاز ہوں گے لہذا اسی کے پیش نظر ہر ضلع میں مسابقہ حمد و نعت کے سیمی فائنل پروگرامز منعقد ہورہے ہیں واضح رہے کہ گزشتہ 8 دسمبر بروز اتوار کو الحمدللہ ضلع ناندیڑ کا بھی سیمی فائنل مسابقہ حمد و نعت مسجد قباء دیگلورنا کہ ناندیڑ میں منعقد کیا گیا تھا۔ اس میں تقریبا 30 طالبات اور 40 طلباء (طالبات کی عمر 12 سال سے کم اور طلباء کی عمر 17 سال سے کم) نے حصہ لیا اور اپنے منفرد و مترنم لب و لہجے میں بہترین انداز میں حمد و نعت کے گلدستے پیش کیے اس سیمی فائنل مسابقے میں شہر ناندیڑ کی دو مشہور و معروف شخصیات جو حمد و نعت خوانی میں بھی اپنا ایک مقام اور ایک انداز رکھتے ہیں۔ حکم کے طور پر اپنے فرائض بحسن و خوبی پوری سنجیدگی اور یکسوئی کے ساتھ انجام دیتے رہے واضح رہے کہ اس مسابقے کی نگرانی اور مسابقے کی پوری تیاریاں مکمل کرنے میں حضرت مولانا محمد اشفاق صاحب اشاعتی حضرت مولانا محمد شفیق صاحب اشاعتی اور حضرت مولانا سید عمران صاحب ندوی ان تینوں ہی حضرات کی محنتیں اور کاوشیں شامل رہی ضلع ناندیڑ کے جتنے بھی طلباء اور طالبات نے اس مسابقے میں حصہ لیا ان تمام مصاہمین میں سے تقریبا 15 طلباء کو قیمتی انعامات سے بھی نوازا گیا اور ان میں سے دو طلبہ جو اول اور دوم مقام سے کامیاب ہوئے ہیں انہیں ان شاءاللہ اورنگ آباد میں منعقد ہونے والے آل مہاراشٹر مسابقہ حمد و نعت میں شرکت کا موقع بھی عطا کیا جائے گا ہم تمام ہی اللہ تبارک وتعالی سے دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالی اس مسابقے کی محنت کرنے والے اور تعاون کرنے والے کی محنتوں اور تعاون کو قبول فرمائے اور اسی طرح طلباء کی ہر لائن سے ہمت افزائی کرنے کا موقع اللہ تبارک وتعالی عطا فرماتا رہے جزاکم اللہ خیرا واحسن الجزاء

ایئر انڈیا نے 100 اضافی ایئر بس ہوائی جہاز کے ساتھ بیڑے کو بڑھایا

نئی دلی۔10 دسمبر۔ ایم این این۔ ایئر انڈیا نے 100 ایئر بس طیاروں کے لیے ایک نیا آرڈر دیا ہے، جس میں 10 وائیڈ باڈی A350s اور 90 نارو باڈی A320 فیملی ہوائی جہاز شامل ہیں، اس نے ایئر بس اور بوئنگ کے 470 طیاروں کے موجودہ آرڈر میں اضافہ کیا ہے۔ یہ تازہ ترین آرڈر 2023 میں ایئر انڈیا کے کل ایئر بس آرڈرز کو 350 تک لے آتا ہے، جس سے اس کے بیڑے کو نمایاں طور پر وسعت ملتی ہے اور بھارت کے تیزی سے پھیلتے ہوا بازی کے شعبے میں اس کے مہتواکانکشی ترقی کے منصوبوں کی حمایت ہوتی ہے۔ ایئرلائن نے اپنے A350 فلیٹ کے لیے ایئر بس کے ساتھ بحالی کے معاہدے کا بھی اعلان کیا، جو بہترین کارکردگی اور قابل اعتماد کو یقینی بناتا ہے، اور مسافروں کو عالمی معیار کا تجربہ فراہم کرنے کے لیے ایئر انڈیا کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ ٹاٹا سنز کے چیئرمین نٹراجن چندر شیکرن نے کہا کہ یہ توسیع ہندوستان کی تیزی سے مسافروں کی ترقی اور ایئر انڈیا کا ایک سرکردہ عالمی ایئر لائن بننے کا مقصد ہے، جو ہندوستان کو دنیا بھر کی منزلوں سے جوڑتا ہے۔

ابنائے قدیم مدرسہ سراج العلوم حشمت پیٹھ سکندرآباد کو اہم اطلاع

قاری مسرور احمد رشادی رکن مجلس استقبالیہ کی اطلاع کے بموجب جمیع ابنائے قدیم مدرسہ اسلامیہ عربیہ سراج العلوم حشمت پیٹھ سکندرآباد تلنگانہ کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ مدرسہ میں ابنائے قدیم کی جانب سے جمیع اساتذہ کرام کی خدمات جلیلہ کے اعتراف میں ایک عظیم الشان فقید المثال جلسہ اعتراف خدمات جلیلہ بتاریخ 12 جنوری 2025 بروز اتوار صبح 10 بجے تا ظہر بمقام مسجد دارالقرآن احاطہ مدرسہ ہذا میں منعقد کیا جارہا ہے۔ جس کی سرپرستی حضرت حافظ محمد مرغوب عالم صاحب ناظم مدرسہ ہذا، صدارت نمونہ اسلاف استاذ الاساتذہ حضرت مولانا خالد القاسمی صاحب دامت برکاتہم صدر المدرسین مدرسہ ہذا اور نگرانی استاذ الاساتذہ حضرت مولانا صابر صاحب دامت برکاتہم منتظم مدرسہ ہذا فرمائیں گے۔ نیز مدرسہ کے مؤقر و قدیم اساتذہ کرام کے خطابات ہوں گے، اس موقع پر مدرسہ کے ابنائے قدیم کو اظہار خیال کا موقع دیا جائیگا مجلس استقبالیہ کے جمیع اراکین نے اپیل کی ہے کہ مدرسہ کی ابتدا سے تاحال جتنے طلباء نے مدرسہ ہذا سے استفادہ کیا ہے، ان تمام سے گزارش ہے کہ اپنی شرکت کو لازمی بنائیں اور مدرسہ سے اپنی اٹوٹ وابستگی اور قلبی محبت کا ثبوت پیش کریں۔ ان شاء اللہ مدرسہ کے اس سال 50 سال بھی مکمل ہورہے ہیں۔ یہ اجلاس گولڈن جوبلی تقریبات کے مقدمہ کے طور پر بھی دیکھا جارہا ہے، مدرسہ کے انتظامیہ کی خواہش ہے کہ تمام قدیم طلباء اس اجلاس عام میں شرکت کریں، تاکہ 50 سالہ تقریبات میں مدرسہ سے استفادہ کرنے والے تمام طلباء کی حوصلہ افزائی کی جائے، مدرسہ سے فارغ ہونے والے طلباء کا اندازہ بھی لگایا جاسکے۔ جو طلباء اس اجلاس میں شرکت کریں گے یا اپنی کسی مجبوری کی وجہ سے شرکت نہ کرسکیں مگر انہوں نے مدرسہ سے کسی بھی طرح استفادہ کیا ہے، وہ اپنا نام، فون نمبر اور علاقے کا نام اراکین مجلس استقبالیہ کے نمبرات پہ درج کرائیں۔ تاکہ آئندہ کے لئے لائحہ عمل تیار کیا جاسکے۔

برائے رابطہ: مفتی عبید اللہ خان قاسمی حشمت پیٹھ 8099848014
مولانا محمد اسعد قاسمی کنگ کوٹھی 8885306269.
مفتی محمد عالم قاسمی صنعت نگر 919550614006+.
حافظ شیخ یونس سکندرآباد 919949700716+.

مجلس علم وادب کے زیر اہتمام رئیس جونیئر کالج کے نو آموز قلم کاروں کی شاندار پیش کش

بھیونڈی:10 دسمبر (شارف انصاری):- شہر کا مشہور و معروف تعلیمی ادارہ رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج، بھیونڈی طلبہ کی ہمہ جہت نشوونما کے تئیں نہ صرف فکر مند رہتا ہے بلکہ وقتاً فوقتاً متنوع سرگرمیوں کے ذریعے ان کی مخفی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے نیز گوناگوں صفات کو ظاہر کرنے میں بھی پیش پیش رہتا ہے۔ اسی سلسلے میں پرنسپل ضیاء الرحمٰن انصاری کی تحریک پر گزشتہ دنوں مجلس علم وادب کی تشکیل عمل میں آئی اور مجلس کے تحت اردو بسیرا آڈیٹوریم میں پیر 9 دسمبر 2024 کو نو آموز قلم کاروں کی تیسری تقریب منعقد کی گئی جس کی صدارت کے ایم ای سوسائٹی کے نائب صدر ایڈووکیٹ یاسین عبدالجلیل مومن نے فرمائی۔ سوسائٹی کے اعزازی جنرل سکریٹری دانیال قاضی نے بھی تقریب کو رونق بخشی۔ معروف شاعر، ادیب انشائیہ نگار محمد رفیع انصاری مہمانِ خاص کی حیثیت سے موجود تھے۔ افتتاحی کلمات پیش کرتے ہوئے ضیاء الرحمٰن انصاری سر نے واضح کیا کہ مجلس علم وادب جونیئر کالج میں طلبہ کی زبان وادب اور علومِ جدید میں تحریری اور تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ کے لیے تشکیل دی گئی ہے۔ انھوں نے بتایا کہ انجمن کا مقصد طلبہ کو اپنی طبع زاد ادبی تخلیقات نیز مختلف نصابی مضامین کے ساتھ ساتھ دیگر علوم سے متعلق ان کی معلومات کو مختلف زبانوں مثلاً اردو، انگریزی، ہندی اور مراٹھی میں پیش کرنے کے لیے پلیٹ فارم فراہم کرنا اور اس طرح ان کی تخلیقی صلاحیتوں کے فروغ پانے کے امکانات روشن کرنا ہے۔ اس مقصد کی حصول یابی کے لیے ایسے طلبہ کی شناخت اور ان کی تخلیقات کی پیش کش کے لیے مناسب وقفوں سے محفلوں کا انعقاد کرنے نیز لائقِ اشاعت تخلیقات کو جریدوں اور اخباروں میں شائع کرنے کا اہتمام کرنے جیسی ذمے داری اراکینِ مجلس کی ہوگی جو زبان دانی کے اساتذہ ہیں۔ صدر جلسہ ایڈووکیٹ یاسین مومن نے صدارتی خطبے میں اس منفرد اقدام کی ستائش کی اور طلبہ کی پیش کردہ تخلیقات سے لطف اندوزی کا بھرپور اظہار کیا نیز طلبہ کو ان کے روشن مستقبل کے لیے دعائیں دیں۔ تقریب کے خاص مہمان محمد رفیع انصاری نے جونیئر کالج کے آرٹس، سائنس اور کامرس شعبہ کے پندرہ طلبہ کی طبع زاد تخلیقات سننے کے بعد تاثرات پیش کرتے ہوئے خوش گوار حیرت کا برملا اظہار کیا اور مفید مشوروں سے نوازا۔ رئیس ہائی اسکول اینڈ جونیئر کالج کے چیئرمین یاسر تاتلی نے اپنے تاثرات میں طلبہ کے ذریعے پیش کیے گئے طبع زاد تخلیقات کی بہترین پیش کش پر مبارک باد پیش کی۔ اس موقع پر وائس پرنسپل عامر صدیقی، اسسٹنٹ ہیڈ ماسٹر مخلص مدعو، وائی سی ایم او یو اسٹڈی سینٹر کے کوآرڈینیٹر عبدالعزیز انصاری، عبدالحسیب جامعی صاحبان نے اپنی موجودگی سے نو آموز قلم کار کی حیثیت سے شریک ہونے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کی۔ اس موقع پر پروگرام میں شریک سبھی طلبہ کی خدمت میں کتابوں کا تحفہ پیش کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نظامت اور مہمانان کے تعارف کا فریضہ جونیئر کالج کی معلمہ حنا فرحین نے احسن طریقے سے نبھایا۔ آپ نے قلم کار طلباء کی حوصلہ افزائی کے لیے اپنی ایک فکر انگیز نظم "لفظ" بھی پیش کی۔ رسم شکریہ پر پروگرام اختتام پزیر ہوا۔

پرائم ویڈیو پر کنگوا نمبر 1 پر ٹرینڈ کر رہا ہے!

ممبئی: 10 دسمبر (ایم ملک) حال ہی میں ریلیز ہونے والی ایپک ایکشن ڈرامہ فلم کنگوا نے اسٹریمنگ کی دنیا میں طوفان برپا کر رکھا ہے۔ پرائم ویڈیو انڈیا پر نمبر 1 پر ٹرینڈ کرنے والی فلم اپنے شاندار انداز، دلکش کہانی اور طاقتور پرفارمنس سے سامعین کو مسحور کر رہی ہے۔ سوریا، بوبی دیول اور دیشا پٹانی نے مرکزی کردار ادا کیے، اس فلم کو باصلاحیت فلم ساز شیوا نے ڈائریکٹ کیا ہے۔ کنگوا شائقین اور ناقدین کے درمیان بڑی ہٹ ثابت ہو رہی ہے۔ فلم کی کہانی ایک تاریخی پس منظر پر مبنی ہے، جو ہمت، انتقام اور نجات کی انوکھی داستان پیش کرتی ہے۔ سوریا نے اپنے کیریئر کی بہترین کارکردگی ایک جنگجو کے طور پر پیش کی جو محبت، دھوکہ دہی اور قسمت کے چیلنجوں کا سامنا کرتی ہے۔ بوبی دیول ایک خطرناک ولن کے طور پر اپنے کردار میں گہرائی اور شدت کا اضافہ کرتے ہیں، جب کہ دیشا پٹانی اپنی دلکش شخصیت اور جذباتی انداز سے کہانی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ کنگوا اس سال کی سب سے بڑی اور مہنگی فلم مانی جا رہی ہے۔ 350 کروڑ روپے سے زیادہ کے بجٹ والی یہ فلم پشپا اور سنگھم جیسی بڑی فلموں سے بھی بڑی ہے۔ فلم کی شوٹنگ بھارت سمیت سات مختلف ممالک میں کی گئی۔ فلم کا سیٹ اور شکل بہت منفرد ہے کیونکہ یہ پراگیتہاسک دور کی فلم ہے۔ میکرز نے ایکشن اور سینما گرافی جیسے فنی شعبوں کے لیے ہالی ووڈ کے ماہرین کو بھی شامل کیا۔ یہ فلم 10,000 سے زیادہ لوگوں کو پیش کرنے والے سب سے بڑے جنگی سلسلے میں سے ایک پر مشتمل ہے۔ فلم کے پروڈیوسر اسٹوڈیو گرین نے اسے عالمی سطح پر بڑے پیمانے پر ریلیز کرنے کے لیے ٹاپ ڈسٹری بیوشن کمپنیوں کے ساتھ معاہدہ کیا ہے۔ کنگوا 14 نومبر 2024 کو سینما گھروں میں ریلیز ہوئی تھی، اور اب پرائم ویڈیو پر اسٹریمنگ کے ذریعے سامعین کے دل جیت رہی ہے۔

فیڈکوٹا میں خواتین قیادت کا تاریخی انتخاب

حیدرآباد، 10 دسمبر (پریس نوٹ) فیڈریشن آف سینٹرل یونیورسٹیز ٹیچرز ایسوسی ایشنز (فیڈکوٹا) نے صنفی مساوات اور خواتین کو بااختیار بنانے کے لیے ایک تاریخ ساز قدم اٹھاتے ہوئے اپنی اعلیٰ قیادت میں خواتین کو منتخب کیا ہے۔ جواہر لال نہرو یونیورسٹی میں منعقدہ قومی ایگزیکٹو اجلاس میں جے این یو ٹیچرز ایسوسی ایشن کی پروفیسر موشومی باسو صدر اور مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ٹیچرز ایسوسی ایشن (مانوٹا) کی ڈاکٹر شبانہ کیسر سوری نائب صدر منتخب ہوئی ہیں۔ ڈاکٹر شبانہ کیسر سوری کی حیثیت خاص اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ وہ مانوٹا کی پہلی خاتون صدر بھی ہیں اور مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (مانو) حیدرآباد کی نمائندگی کرتی ہیں۔ ان کا انتخاب نہ صرف خواتین کی تعلیمی اور قیادتی میدان میں بڑھتی ہوئی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے بلکہ نوجوان خواتین کے لیے ایک متاثر کن مثال بھی ہے۔ مرکزی جامعات کے اساتذہ کی مشترکہ تنظیم، فیڈکوٹا نے 2025-2026 کے لیے اپنا نیا سکریٹریٹ بھی منتخب کیا، جس میں سیکریٹری: ڈاکٹر انیل مینا، مشترکہ سیکریٹری: ڈاکٹر مظمل حسین اور خزانچی کے طور پر پروفیسر مجید جمیل شامل ہیں۔ اجلاس میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، دہلی یونیورسٹی، وشو بھارتی یونیورسٹی، اندرا گاندھی نیشنل اوپن یونیورسٹی، اور دیگر جامعات کے اساتذہ تنظیموں کے صدور اور سکریٹریز نے شرکت کی۔ یہ انتخاب خواتین کو تعلیمی اور انتظامی میدان میں ترقی دینے کے عزم کی عکاسی کرتا ہے۔ پروفیسر موشومی باسو اور ڈاکٹر شبانہ کیسر سوری کی قیادت میں توقع کی جاتی ہے کہ فیڈکوٹا اعلیٰ تعلیم سے متعلق مسائل، خصوصاً تنوع، مساوات، اور علمی فضیلت پر بھرپور توجہ دے گا۔ ڈاکٹر شبانہ کی کامیابی نہ صرف حیدرآباد کے لیے فخر کا باعث ہے بلکہ یہ خواتین کو ترقی کی نئی راہیں دکھانے کی علامت بھی ہے۔ یہ تاریخ ساز لمحہ ملک بھر کی خواتین اساتذہ کے لیے امید اور تحریک کا پیغام لے کر آیا ہے۔

بنگلہ دیش میں اقلیتوں پر حملوں کے بعد لوگ خوف میں جی رہے ہیں۔ کیلاش ستیارتھی

کولکاتہ۔10 دسمبر۔ ایم این این۔ نوبل امن انعام یافتہ کیلاش ستیارتھی نے بنگلہ دیش میں اقلیتوں پر حملے اور مندروں کی توڑ پھوڑ پر بات کرتے ہوئے کہا کہ وہ ملک میں تشویشناک صورتحال سے پریشان ہیں۔ وہ چار دہائیوں سے زیادہ عرصے سے بنگلہ دیش میں تعلیم اور بچوں کے حقوق کے مسائل کو حل کرنے میں سرگرم عمل ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ "لوگوں کے درمیان اعتماد اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی" کی قدر کی ہے۔ تاہم اقلیتوں پر حالیہ حملوں اور مذہبی مقامات کی توڑ پھوڑ نے کئی لوگوں کو خوف میں مبتلا کر دیا ہے۔ "ان کے بنیادی حقوق سلب کیے جا رہے ہیں۔" انہوں نے کہا کہ اس مسئلے کو فوری طور پر حل کرنے کی ضرورت ہے، ورنہ "اس کے اثرات بنگلہ دیش سے بھی آگے بڑھیں گے، جس سے پورے جنوبی ایشیائی خطے میں استحکام اور امن کو خطرہ ہوگا۔" ستیارتھی نے مزید کہا، "اقلیتوں کا دباؤ اور کہیں بھی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہمارے اجتماعی ضمیر پر حملہ ہے۔ انہوں نے ساتھی نوبل انعام یافتہ محمد یونس سے "بغیر کسی تاخیر کے اس بدلتی ہوئی صورتحال کو حل کرنے" کا مطالبہ کیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ بنگلہ دیش میں انتہا پسند عناصر کی طرف سے ہندوؤں اور دیگر اقلیتوں پر متعدد حملے ہو چکے ہیں۔ اقلیتوں کے گھروں کو نذر آتش کرنے اور لوٹ مار اور توڑ پھوڑ اور دیوتاؤں اور مندروں کی بے حرمتی کے واقعات بھی سامنے آئے ہیں۔ چٹاگانگ میں ایک ہندو پجاری چنموئے کرشنا داس کو 25 اکتوبر کو بغاوت کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔

وزیر خارجہ جے شنکر نے بحرین میں ہندوستانی تارکین وطن سے خطاب کیا

منامہ ۔ 10 دسمبر۔ ایم این این۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے پیر کے روز منامہ میں ہندوستانی تارکین وطن سے خطاب کیا اور اقتصادی تعاون اور کمیونٹی ویلفیئر سمیت متعدد سطحوں پر مسلسل مصروفیت کے ذریعہ ہندوستان - بحرین تعلقات کو مضبوط بنانے کی اہمیت پر زور دیا۔ جے شنکر نے اپنے خطاب کے دوران 1.7 بلین امریکی ڈالر کی بڑھتی ہوئی باہمی تجارت، سرمایہ کاری میں اضافے اور 3,35,000 افراد پر مشتمل ہندوستانی برادری کی فلاح و بہبود پر بھی روشنی ڈالی۔" یہ میرا بحرین کا دوسرا دورہ ہے۔ لیکن ایک لحاظ سے، یہ میرا پہلا مناسب دورہ ہے۔ میں نومبر 2020 میں اس وقت تعزیت کرنے آیا تھا جب آنجہانی وزیر اعظم شہزادہ خلیفہ کا انتقال ہو گیا تھا۔ جے شنکر نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں، یہاں رہنے والے ہندوستانی کمیونٹی کے طور پر، آپ کی توجہ فطری طور پر ہمارے دوطرفہ تعلقات پر رہے گی۔ آپ جاننا چاہیں گے کہ یہاں کیا ہو رہا ہے؟ یہ کہاں جا رہا ہے؟ کیا امکانات ہیں؟ آپ کے لیے اس کا کیا مطلب ہے؟ اور میں یہاں کچھ خیالات ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا اور سب سے اہم حقیقت یہ ہے کہ ہر تعلق کے لیے ممالک کی قیادتوں کی کے درمیان مسلسل بات چیت کی ضرورت ہوتی ہے ۔ دوسری ترقی، جس پر میں آپ کو جھنجھوڑنا چاہتا ہوں، یقیناً ہمارے تعلقات کا معاشی پہلو ہے۔

پربھنی میں امبیڈکر مجسمہ کے پاس سرپھرے شخص نے

آئین کی کتاب کی توہین کی، کشیدگی کا ماحول، ریل روکو احتجاج

سڑک روکو تحریک کی وجہ سے فلائی اوور، بس اسٹینڈ، ریلوے اسٹیشن، اسٹیشن روڈ، بسمت ہائی وے، چھترپتی شیواجی مہاراج مجسمہ کے علاقے کی سڑکوں پر گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں۔

پربھنی: 10 رڈسمبر (ورقِ تازہ نیوز) شہر میں بھارت رتن ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کے آئین کی نقل کے مجسمے کو ایک شخص نے اس کی جگہ سے ہٹا دیا اور اس کی توہین کی۔ یہ واقعہ آج بروز منگل کو شام 4:30 اور 5:30 کے درمیان پیش آیا۔ اس واقعہ کے بعد مذکورہ حرکت کرنے والے شخص کو مقامی لوگوں، نوجوانوں اور بھیڑ نے زدوکوب کیا۔ اس کے بعد بھیڑ نے موقع پر سڑک بلاک کر کے احتجاج کیا۔ اس سے شام کے وقت شہر میں تناؤ کا ماحول پیدا ہوگیا۔ پربھنی شہر میں کلکٹر آفس کے سامنے ہائی وے کے پاس بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کا مجسمہ ہے۔ اس مجسمے کو چند ماہ قبل آراستہ کیا گیا تھا۔ پورے لمبے مجسمے کے سامنے ہندوستان کے آئین کی نقل رکھی گئی ہے۔ آئین کی اس نقل کو منگل کی شام تقریباً ساڑھے چار بجے ایک سرپھرے نوجوان نے اس جگہ سے ہٹا دیا۔ اس بات کا علم ہوتے ہی متعلقہ شخص کو مقامی بھیڑ، نوجوانوں اور شہریوں نے زدوکوب کیا۔ نیو مونڈھا اور پولیس نظام کی مختلف ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ اس کے بعد متعلقہ شخص کو ہجوم نے اپنی تحویل میں لے کر پولس کے حوالے کردیا۔ ہجوم نے دیوی گیری ایکسپریس کو روک دیا۔ اس واقعہ کے بعد سینکڑوں نوجوان، امبیڈکر سے محبت کرنے والے اور شہری بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے مجسمے کے گرد جمع ہوگئے۔ بھیڑ نے شاہراہ پر مجسمہ کے سامنے راستہ روکو تحریک شروع کی۔ سب ڈویژنل پولیس آفیسر دنکر دمبالے، لوکل کرائم برانچ کے پولس انسپکٹر اشوک گھوربند، نیو مونڈھا کے پولیس انسپکٹر شرد مرے، اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر پی آر بندکھڈ کے ساتھ آر سی پی پلاٹون اور مختلف پولیس ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ پولس افسران نے بھیڑ اور امبیڈکر سے محبت کرنے والوں سے پرسکون رہنے کی اپیل کی۔ انہوں نے روڈ بلاک کر کے متعلقہ شخص کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ اس واقعہ سے شہر میں کشیدگی کا ماحول پیدا ہوگیا۔ شہر میں بازار بند رہے اور واقعہ کے بعد شہر کے مختلف حصوں کے بازار جلد ہی بند ہوگئے۔ اس واقعے کی اطلاع سوشل میڈیا کے ذریعے مختلف مقامات پر سامنے آنے کے بعد ہر طرف کشیدگی پھیل گئی۔ مرکزی شاہراہ پر مجسمہ کے سامنے

مالیگاؤں کے زائرین کو تمام سہولیات فراہم کرنے کے لیے انتظامیہ کو منصوبہ بندی کرنی چاہیے

ناندیڑ: 10 رڈسمبر (ورقِ تازہ نیوز) ناندیڑ ضلع سمیت پڑوسی ریاستوں اور اضلاع کے کئی زائرین ہر سال مالیگاؤں میں درشن کے لیے آتے ہیں۔ جنوبی ہندوستان کے مالیگاؤں میں ہر سال سب سے بڑا میلہ منعقد ہوتا ہے۔ یہاں کے بے شمار لوگوں کا کل دیوتا شری کھنڈوبا ہے اور یہ میلہ پچھلے کئی برسوں سے عقیدت مندوں کے لیے ایک مقدس مقام کی حیثیت رکھتا ہے۔ ایم ایل اے پرتاپ پاٹل چکھلیکر نے کہا کہ میلے میں آنے والے ہر زائر کو تمام سہولیات فراہم ہوں، اس کے لیے متعلقہ محکموں کو باریک بینی سے منصوبہ بندی کرنی چاہیے۔ مالیگاؤں میں ایم ایل اے پرتاپ پاٹل چکھلیکر کی صدارت میں آج جائزہ اجلاس منعقد ہوا جس میں وہ خطاب کر رہے تھے۔ شری شیتر مالیگاؤں کے میلے کی تیاری کے لیے آج مقامی دیہاتیوں کو اعتماد میں لے کر منصوبہ بندی کے مقصد سے جائزہ اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ضلع کلکٹر ابھجیت راوت، ضلع پریشد کی چیف ایگزیکٹو آفیسر مینل کرنوال، ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار، ایڈیشنل چیف ایگزیکٹو آفیسر سندیپ مالوڑے، سب ڈویژنل آفیسر ارونا سنگیوار، مالیگاؤں کے سرپنچ ہنمنت ڈھلگنڈے، پروجیکٹ ڈائریکٹر ڈاکٹر سنجے تُکابلے، ڈپٹی چیف ایگزیکٹو آفیسر منجوشا کاپسے، محکمہ حیوانات کے ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر گھلے، دیگر سینئر افسران، میڈیا کے نمائندے اور بڑی تعداد میں دیہاتی موجود تھے۔ میلے کی روایت کے مطابق یہاں کے مویشیوں کی نمائش اور شکاری مقابلوں کی طرف زائرین کی زیادہ توجہ رہتی ہے۔ ضلع پریشد انتظامیہ کی جانب سے ان تقریبات کا اہتمام کیا جائے گا۔

لیگل سروسز اتھارٹی کا کام کارکنوں کے حقوق کے لیے قابل قدر ہے: سریکھا کوسمکر

ضلع میں آوارگی کا کوئی علاج نہیں: کلکٹر راوت

غیر منظم کارکنوں کے لیے خصوصی سیل کا حاضری کارڈ

ناندیڑ: 10 رڈسمبر (ورقِ تازہ نیوز) قانونی خدمات اتھارٹی کی جانب سے غیر منظم کارکنوں کو ان کے حقوق اور ان پر لاگو قانون سے آگاہ کرنے کے لیے مختلف بیداری پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں۔ ڈسٹرکٹ چیف جج اور ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی کی چیئرپرسن سریکھا کوسمکر نے زور دے کر کہا کہ یہ کام بہت قیمتی ہے۔ قانونی خدمات اتھارٹی غیر منظم کارکنوں کے مسائل حل کرنے اور عزت کے ساتھ اپنی زندگی گزارنے میں مدد کرنے کے لیے قومی سطح سے ہر گھر تک پہنچ چکی ہے۔ اس موقع پر انہوں نے اس خیال کا اظہار کیا کہ ان کے ضلع میں لیگل سروسز اتھارٹی کے کام کو مزید تقویت دی جائے گی جس کے ذریعے کارکنوں کو انصاف ملے گا۔ وہ آج تلسی کمفرٹ ناندیڑ میں انسانی حقوق کے دن کے موقع پر منعقدہ قانونی کیمپ کے افتتاح کے موقع پر بات کر رہی تھیں۔ اس موقع پر کلکٹر ابھجیت راوت، ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ابیناش کمار، قانونی خدمات اتھارٹی کی سکریٹری دلجیت کور جج، سماجی بہبود کے دفتر کے اسسٹنٹ کمشنر شیوانند منگیرے، ایڈووکیٹ بریٹو مائیکل وغیرہ موجود تھے۔ اس موقع پر اسپیشل سیل، ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی کے تعاون سے انٹرنیشنل جسٹس مشن کے تعاون سے غیر منظم کارکنوں کے لیے ایک کتاب شائع کی گئی۔ ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی نے غیر منظم کارکنوں کے لیے حاضری کارڈ تیار کیا ہے۔ اس میں کارکنوں کی تمام معلومات کا ریکارڈ ہوگا۔

ناندیڑ ضلع گھومنے پھرنے والوں کو آزاد کرے گا: کلکٹر

ناندیڑ ضلع میں کچرے کو ٹھکانے لگانے کا کافی مسئلہ ہے۔ کارکنوں کو قانون کے مطابق ان کے کام کا مناسب معاوضہ دیا جائے۔ ہمارے اردگرد ایسے بہت سے مظاہر ہو سکتے ہیں۔ بحیثیت معاشرہ ہمیں بھی ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنا چاہیے۔ ہماری ریاست کے مزدور دوسری ریاستوں میں ہیں۔ ہمارے پاس ریاست سے باہر کے کارکن ہیں۔ ہمیں ایسے واقعات پر نظر رکھنی چاہیے تاکہ ان کے ساتھ کوئی ناانصافی نہ ہو۔ اس کے لیے تمام متعلقہ نظاموں کی شرکت ضروری ہے اور اگر تمام نظام مستعدی سے کام کریں تو ان کے ساتھ کوئی ناانصافی نہیں ہوگی۔ نیز غیر منظم مزدور، مظلوم اپنے حقوق سے آگاہ ہوں گے۔ اس کے لیے ضلع کلکٹر ابھجیت راوت نے ہم سے اپیل کی کہ وہ انتشار کو ختم کریں اور ناندیڑ ضلع کو آوارگی سے آزاد کریں۔

استحصال کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی۔ ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس

محکمہ پولیس ضلع میں غیر منظم مزدوروں کے ساتھ ناانصافی کرنے والوں پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہے اور کارکنان اپنے ساتھ ہونے والی ناانصافی کی اطلاع دینے کے لیے آگے آئیں۔ اس کے علاوہ پولیس انتظامیہ کارکنوں کے کام کی جگہ پر جائے گی اور ان کے مسائل معلوم کرے گی۔ ضلع پولیس سپرنٹنڈنٹ ابیناش کمار نے کہا کہ ان میں انسانی حقوق کے قانون کے بارے میں بیداری پیدا کی جائے گی۔ انہوں نے غیر منظم کارکنوں کے لیے ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی کی طرف سے تیار کردہ حاضری کارڈ کے لیے ڈسٹرکٹ لیگل سروسز اتھارٹی کو بھی مبارکباد دی۔

ضلع میں گنے کے مزدوروں اور مزدوروں کے لیے مختلف سرکاری اسکیمیں: منگیرے۔

ضلع میں گنے کے مزدوروں کے لیے مختلف سرکاری اسکیمیں ضلعی انتظامیہ کے ذریعے نافذ کی جاتی ہیں۔ گنے کے مزدوروں کے لیے راشن، صحت کی خدمات فراہم کی جارہی ہیں۔ ضلع میں 6 ہاسٹل بنائے گئے ہیں تاکہ ان کے بچوں کی تعلیم میں خلل نہ پڑے۔ اس کے علاوہ محکمہ سماجی بہبود کے اسسٹنٹ کمشنر شیوانند منگیرے نے بتایا کہ سوشل ویلفیئر آفس کے ذریعے مختلف پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں کہ کس طرح مزدوروں کو انصاف ملنا چاہیے، شناختی کارڈ، ناانصافی کی صورت میں کون سی شقیں ہیں، اختراعی سرگرمیاں کیا ہیں۔ اس موقع پر ہونے والی ناانصافی کے بارے میں جانکاری دی۔

الحمدللہ 20 دسمبر بروز جمعہ 2024 کو تحفظ دین میڈیا سروس کے ذمہ داران کی زیرنگرانی شہر اورنگ اباد میں آل مہاراشٹر مسابقہ حمد ونعت کا انعقاد عمل میں آرہا ہے۔ لہذا اسی کے پیش نظر ہر ضلع میں مسابقہ حمد ونعت کے سیمی فائنل پروگرامز منعقد ہورہے ہیں واضح رہے کہ گزشتہ 8 دسمبر بروز اتوار کو الحمدللہ ضلع ناندیڑ کا بھی سیمی فائنل مسابقہ حمد ونعت مسجد قباء دیگلور ناکہ ناندیڑ میں منعقد کیا گیا تھا۔ اس میں تقریبا 30? طالبات اور 40 طلباء (طالبات کی عمر 12 سال سے کم اور طلباء کی عمر 17 سال سے کم) نے حصہ لیا اور اپنے منفرد ومترنم لب ولہجے میں بہترین انداز میں حمد ونعت کے گلدستے پیش کیے۔

نانديڑ: بنگلہ دیش میں ہندوؤں پر ہورہے مبینہ مظالم کے خلاف آج ناندیڑ میں قدیم مونڈھا تا کلکٹر آفس تک جن آکروش مورچہ ہندو سکل سماج کی جانب سے نکالا گیا۔

ایم ایل اے ہیمنت پاٹل شیوسینا کے

لیجسلیٹیو کونسل گروپ لیڈر منتخب

ناندیڑ: ایم ایل سی ہیمنت پاٹل کو شیوسینا کی جانب سے مہاراشٹرا ریاستی قانون ساز کونسل کا گروپ لیڈر منتخب کیا گیا ہے، شیوسینا کے چیف لیڈر اور سابق وزیر اعلی ایکناتھ جی شندے صاحب نے یہ نامزدگی کی ہے۔ اس سے ناندیڑ اور ہنگولی اضلاع کا فخر بڑھ گیا ہے۔ شیوسینا کے عہدیداروں اور کارکنوں میں خوشی اور جوش کا ماحول ہے۔ عزت مآب بالا صاحب ٹھاکرے ہریہ سمراٹ ریسرچ اینڈ ٹریننگ سینٹر کے چیئرمین (کابینہ رینک) اور ہنگولی لوک سبھا کے سابق رکن پارلیمنٹ اور قانون ساز کونسل کے رکن کے طور پر کام کرنے والے ایم ایل سی ہیمنت پاٹل نے ایک نیا سنگ میل حاصل کیا ہے۔ ہیمنت پاٹل کو ناندیڑ ضلع سے 3 اور ہنگولی ضلع سے 1 ایم ایل اے کو منتخب کرنے کی ذمہ داری دی گئی تھی۔

ٹی سی گم گئی

میری مقبول احمد نظیر احمد کے نام کی دسویں جماعت کامیاب کی مدینۃ العلوم ہائی اسکول ناندیڑ کی ٹی سی کے دوران کہیں گم ہوگئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو پتہ ذیل پر لاکردیں مناسب انعام سے نوازا جائے گا۔

مقبول احمد نظیر احمد
فتح برج ناندیڑ

بیلٹ پیپر پر انتخابات کے مطالبے کے لیے

جلد بھارت جوڑو یاترا جیسی بڑی عوامی تحریک کا آغاز کریں گے: نانا پٹولے

مارکڈواڑی: پڑوسی ممالک میں جمہوریت کے خاتمے کے بعد بھارت میں جمہوری نظام پر حملے جاری ہیں۔ جمہوریت میں عوام کو بادشاہ سمجھا جاتا ہے، لیکن اس بادشاہ کے ووٹوں کی چوری کی جارہی ہے۔ عوام کے ذہنوں میں الیکٹرانک ووٹنگ مشین (EVM) کے متعلق شکوک وشبہات پائے جاتے ہیں۔ اسی لیے مارکڑواڑی کے عوام نے یہ پیغام دیا ہے کہ بیلٹ پیپر کے ذریعے انتخابات ہونا چاہیے تاکہ عوام اپنے ووٹ کی شفافیت کو دیکھ سکیں۔ جمہوریت میں ووٹ کا حق برقرار رہے اور بیلٹ پیپر پر ہی ووٹنگ ہو، اس مطالبے کے لیے جلد بھارت جوڑو یاترا جیسی بڑی تحریک شروع کی جائے گی اور اس کا آغاز مارکڈواڑی سے ہوگا۔ یہ عزم مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نانا پٹولے نے کیا ہے۔ مہاراشٹر پردیش کانگریس کے صدر نانا پٹولے نے شولاپور ضلع کے مارکڑواڑی گاؤں کا دورہ کیا اور وہاں کے لوگوں سے ملاقات کی۔ اس موقع پر ان کے ساتھ سابق ایم ایل اے رام ہری روپنور، راجیو گاندھی پنچایت راج تنظیم کے قومی صدر ہرش وردھن سپکال، کانگریس کے چیف ترجمان اتل لونڈھے، شولاپور ضلع کانگریس کے صدر نندکمار پاور، شولاپور شہر کانگریس کے صدر چیتن نروٹے اور پروفیسر یشپال بھنگے سمیت بڑی تعداد میں مقامی لوگ موجود تھے۔ گاو ?ں کے لوگوں سے گفتگو کرتے ہوئے نانا پٹولے نے کہا کہ اسمبلی انتخابات کے حیران کن نتائج نے انتخابی عمل پر سوالیہ نشان لگا دیا ہے۔ الیکشن کمیشن نے انتخابات کے دن شام 5 بجے تک 58.33 فیصد ووٹنگ کی رپورٹ دی تھی، لیکن رات 11:30 بجے تک یہ شرح بڑھ کر 65.2 فیصد ہوگئی اور اگلے دن یعنی 21 نومبر کو دوپہر 3 بجے یہ شرح 66.05 فیصد بتائی گئی۔ یہ تعداد 76 لاکھ ووٹ کی ہوتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ا? خر یہ اضافی 76 لاکھ ووٹ کہاں سے آئے؟ شام 5 بجے کے بعد کون سے حلقوں میں ووٹ ڈالے گئے؟ اس تعلق سے ہم نے الیکشن کمیشن سے مطالبہ کیا ہے کہ اس سے متعلق ویڈیو فوٹیج فراہم کی جائے، لیکن ابھی تک کوئی جواب نہیں ملا۔ نانا پٹولے نے کہا کہ جمہوریت کی حفاظت کے لیے مارکڑواڑی کے عوام کی جدوجہد میں کانگریس پارٹی مضبوطی سے ان کے ساتھ کھڑی ہے۔ اب ریاست کے دوسرے گرام سبھاؤں میں بیلٹ پیپر کے ذریعے ووٹنگ کے مطالبے کی قرارداد پاس ہو رہی ہے۔ مارکڑواڑی سے شروع ہونے والی یہ تحریک اب ریاست بھر میں پھیل رہی ہے۔ سانگلی کے کولے واڑی اور رائے گڑھ کے مان گاؤں سمیت کئی علاقوں میں مظاہرے ہو رہے ہیں۔ یہ جدوجہد اب صرف مارکڑواڑی تک محدود نہیں رہی بلکہ قومی تحریک بن چکی ہے۔ مارکڑواڑی کی تحریک کے بارے میں کانگریس کے لیڈر سینئر لیڈران اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کو مکمل طور سے آگاہ کیا گیا ہے۔ پارٹی بھارت جوڑو یاترا کی طرز پر ایک بڑی یاترا نکالنے پر غور کررہی ہے۔ کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ مارکڑواڑی کے عوام نے محض فرضی پولنگ کرنے کا ارادہ کیا تو حکومت خوفزدہ ہوگئی اور پولیس کے ذریعے ان کی آواز دبانے کی کوشش کی گئی۔ دفعہ 144 نافذ کی گئی اور کئی افراد پر مقدمات درج کیے گئے۔ نانا پٹولے نے ریاست کے وزیراعلیٰ سے مطالبہ کیا کہ گاو ?ں والوں پر درج کیے گئے مقدمات فوری طور پر واپس لیے جائیں۔ کانگریس اس معاملے کی پیروی کرے گی تاکہ عوام کو انصاف مل سکے۔

مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نانا پٹولے مارکڈواڑی میں خطاب کرتے ہوئے

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ۔ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔